The Drinched Book

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222421

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—556—13-7-71—4,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. U 1818

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

نسخهٔ نادرہ از تصنیفات ملک الشعرا سرآمد فصحا استاد زمان ثانی لقمان صدر

نکتہ دانان دقیقہ نیوش حضرت مولوی مرزا عبداللہ بیگ صاحب ہوش مسمّی بہ

دیوان ہوش

کہ ہر لفظش بحر مواج فصاحت و بلاغت ست و ہر شعرش

منبع جوش محبت و معرفت باہتمام سید علی حسن مہتمم مطبع نیاز دکن

بمطبع نیاز دکن حیدرآباد بطبع مزین مقبول جہان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند عالم و نعت رسول اکرم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندۂ حلقہ بگوش مرزا عبد اللہ بیگ ہوش ابن مرزا ہاشم بیگ بن مرزا اللہ یار بیگ ابن مرزا عبد اللہ بیگ خان تعلقدار مغفور باشندۂ کشور ملاذ و معاذ جمہور مرجع نزدیک و دور مامن اہل اسلام یعنی ملک نظام مقیم چھاؤنی بلارم سرفرازی یافتہ لیاقت نامہ سرکاری مصنف قصائد ہوش و گفتگو نامہ فارسی و افصح الانشا و ترکیب الصرف و انشای ہوش افزا بخدمت شائقان اشعار عاشقانہ و غزل خوانان خوش الحان بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہے کہ اس ناچیز کی طبعزاد غزلون کے پرچے جو پراگندہ پڑے تھے کہیں بستون میں داخل کہیں کتابون میں شامل ہو گئے تھے اون کو ایک جا جمع کرکے نام اس مجموعہ کا دیوان ہوش رکھا گیا تاکہ اس فانی سے جہان مین کوئی یادگار باقی رہے اور باعث دلجمعی آشفتہ حالان روزگار بنے غمزدون کا

دل بہلانے شائقین کا شوق بڑہانے محفل نشاط مین کام آئے ترانہ زبان نغمہ سنجان ہو جلسۂ خوبان جہان و نازنینان زمان اپنا وصف حسن و جمال اور نازو ادا کا حال اس مین جہان پائین خوشی سے مسکرائین پہولے نہ سمائین اور جہان ان اشقیائے غمزدہ کی مصیبتین ملاحظہ فرمائین رحم کہائین عاشق کُشی سے باز آئین اب یہان ایک نکتہ سنانے کا ہے صاحبو مقام غور فرمانے کا ہے کہ یہ اردو غزلین سلسلہ ردیف وار ہین اسکی ہر ردیف مین دو قسمین آشکار ہین **اول** رنگین غزلیات کہ اون مین پابندی استعارات و تشبیہات ہے **دوم** صاف صاف عام فہم جنمین معشوقون سے دل لگی کی باتین درج کی گئی ہین اور یہ اکثر گانے کے کام آتی ہین کیونکہ جو شعرائے بحر دقیقہ گزین بلاغت پسند باریک بین ہین صاف کو کب مانتے ہین سخت بیمزہ جانتے ہین اس لئے قسم اول اون کے موافق مقصود ہے اور جو اس زمانے کے صاحب خوش طبع نازک مزاج سلیس کے طلبگار ہین اور دقت و رنگینی سے بیزار و دست بردار ہین اون کے واسطے قسم دوم موجود ہے ۔

رباعی

اشعار پُر جوش سب کو سنا دو تو خوب ہے
گر ہون پسند سبکو سکہا دو تو خوب ہے
بالخیر اوسکا خاتمہ ہونے کے واسطے
للہ صدق دل سے دعا دو تو خوب ہے

غزلیات

۱

خلد مین ہے تذکرہ تیرے رخ پر نور کا
ڈہونڈہتے ہین قالبِ ارواح اکثر ہر طرف
دیکہہ جاکر سر کشو گورِ غریبان کیطرف
جسنے دیکہا اُسکو حیرت سے یہی کہنے لگا
وہ ہوا کہانے کو نکلے موہر پر ہوکر سوار

۱۱

دیکہنے کو دل ترستا ہے صنم ہر حور کا
لاغری سے تن نہین ملتا تمہارے رنجور کا
ٹہوکرین کہاتا پڑا ہے سر ہزاروں منصور کا
اس جہان مین یہ گذر کیسا ہوا ہے حور کا
ناتوان اتنا ہوا ہے تن ترے رنجور کا

داغ دل سے ہی خیال روے جانان پر تو اُس
اشک مژگان پر یہ کہتے ہین کہ خوب اشعار ہے
ہکر کسی تیر نگاہ دست کا اس دل پہ زخم
ماہ رو کہنے سے اسکا بڑھ گیا آخر غرور
سچ کہا جسنے کہا الحق قمر ہے صاحبو

غیر قابل کب ٹھہرتا ہو دسکے کافور کا
دار پر تو ہم چڑھے ہین اور نام ہو منصور کا
یہ دہن ہوگا نہ لذت کش کبھی انگور کا
آسمان پر ہے دماغ اب اس بت مغرور کا
حق ہی کہنے سے چڑھا سر دار پر منصور کا

۲
رات کو خورشید نکلا ہے چلو دیکھین گے ہوش
گیسوؤن مین عکس ہے اسکے رخ پر نور کا
۱۱

آتشین رخسار دیکھو پر عرق اُنکا ہوا
ہو گیا صد چاک اپنا دل یہ تو اچھا ہوا
آنکی دو چشم و دو لب سے یہ عقدہ وا ہوا
آ رہے ہین زرد رخ پر میرے قطرے اشک کے
ابر فیضی مشتری سعدی قمر ہے انوری
گرم نالے سے مرے اور اشک و آہ سرد سے
عالم طفلی سے عاشق ہون کسیکی زلف کا
سرو گلشن پاؤن پر رکھتا اگر قمری کیطرح
جلوہ گر افشان ہی اسکے آتشین رخسار پر
للہ تشریف گلگشت چمن فرمایئے

ماجرا طرفہ ہے پانی آگ سے پیدا ہوا
لو تمہاری زلف پیچان کیلئے شانا ہوا
ایک شاہین کا تو اک سرخاب کا جوڑا ہوا
پھر رہی ہین دھوپ مین کیون طفل انکو کیا ہوا
شاعری کا عالم بالا مین بھی چرچا ہوا
موسم گرما ہوا بارش ہوئی سرما ہوا
عشق پیچان سے مرا تیار گلدستا ہوا
عاشق قد ہوکے آتا آپ تک اوڑتا ہوا
کسطرح سیماب ہے یہ آگ پر ٹھہرا ہوا
سینہ داغون سے ہمارا تختہ پھولونکا ہوا

۳
ہے دل صد چاک مین ہوش آنکی یاد لعل لب
یہ قفس طرفہ ہے نادر لال ہے بیٹھا ہوا
۹

مشہور نازکی مین وہ دلدار ہو گیا
کہنا نہ منہ سے اف کیا ہوا اسقدر طویل

آنکھیں اُٹھا کے دیکھنا دشوار ہو گیا
قاصد اُٹھا کے راہ مین بیمار ہو گیا

دکھلاؤن تجکو کونسی الفت کی فرد مین — دفتر تو میرے عشق کا طومار ہو گیا
از بسکہ لاش میری ہے زخمون سے چور چور — تابوت رشک تختۂ گلزار ہو گیا
جامے رفو نہین ہے مرے دل کی جیب مین — دست جنون سے پارہ یہ سو بار ہو گیا
کب احتیاج ہے مجھے جام شراب کی — دل چشم مست دیکھکے سرشار ہو گیا
نقشہ یہ ہو گیا ہے غم ہجر سے مرا — پہچاننا عزیزون کو دشوار ہو گیا
اللہ رے تیری نازکی پڑتے ہی اک نظر — خاطر یہ نازنین تری کیا بار ہو گیا

۴ — اے ہوش مجکو خواہش مشک ختن نہین
گھر زلف یار کھلتے ہی تاتار ہو گیا — ۵

رخ پہ گیسو کا بکھر کر نہین آنا اچھا — ابر خورشید درخشان پہ نہ چھانا اچھا
چشم کو اپنی دکھا دو دل پرداغ مرا — کہ ہے بیمار کو گلشن کا دکھانا اچھا
نہ چھپا رخ کہ نہ آزردہ ہو روح سعدی — یہ گلستان ہی نہین اسکا چھپانا اچھا
چشم مخمور کا اسکی نہ کر اے دل تو خیال — کعبۃ اللہ کو میخانہ بنانا اچھا

۵ — جاہلون کا ہے مربی یہ زمانہ اے ہوش
جان کر اپنے کو نادان بنانا اچھا — ۷

اپنا مکان زمین پہ نہ او سیمبر بنا — آنکھون مین دل مین عاشق شیدا کی گھر بنا
ہوتا ہی درد ہاتھون مین گل کے اٹھانے سے — اس نازکی پہ سنگ ترا کیون جگر بنا
تشبیہ دیکے ہم نے بڑہا یا ترا غرور — مرجان نہ لب بنا ہی نہ دندان گہر بنا
ہمسائے میرے نالے سے اتنے ہوے ہین تنگ — کہتے ہین جا یہان سے کہین اور گھر بنا
تیرے ستم سے چرخ ستمگر بھی تھرتھرائے — ڈرتا ہے فتنہ تجھ سے تو وہ فتنہ گر بنا
جاتا ہی تجکو سوئے عدم یہان سے ایکدن — دار فنا مین تو ارے غافل نہ گھر بنا

اے ہوش کیون نہ چرخ رکھے تجکو چشم مین

٦ | تقصیر ہے یہی کہ تو صاحب ہنر بنا | ٩

زلف سنبل وہ خط رخسار ریحان ہو گیا
چشم نرگس ہو گئی قد سرو بستان ہو گیا

کیون نہ ہمین بندہ پرور آپکو ہم غناء حسن
روم رخ تاتار گیسو لب بدخشان ہو گیا

ہی سر مصرع مین حضرت آپکے شاید زحات
قدّ موزون پر دہان تنگ پنہان ہو گیا

رفتہ رفتہ عرش تک پہنچا مسیحا کا قدم
جلوہ گر دل مین لب جان بخش جانان ہو گیا

مچگیا اک شور دریا سے ہوئی آتش نمود
دیدۂ تر جب ہمارا آتش افشان ہو گیا

ایکدن بھی تو نے آکر کی نہ سیر افسوس ہے
سینہ داغون سے مرا رشک گلستان ہو گیا

چشم تر سے اس برس تو خوب بارش ہو گئی
پیک اچھی ہو گئی ہے غلہ ارزان ہو گیا

عاقبت ماتم عنادل سے جدا ہے باغ مین
مین جو مقتول رخ گلگون جانان ہو گیا

٧ | جلوہ اوس لب کا حلب کے آئینہ مین ہے عیان
ہوش دیکھو لعل حیرت سے نمایان ہو گیا | ٧

بن گیا شعلہ بھڑک کر دل جو میرا آگ کا
کہتے ہین آتش پرست اُسکو ہی پتلا آگ کا

چشم آتشبار ہی یہان سے نکلی ناصحا
نوح کا طوفان آبی تھا ہمارا آگ کا

تم نہ مارو سنگ تا نکلے نہ رگ رگ سے شرر
بن گیا ہون سوز فرقت سے مین پتلا آگ کا

چشم تر نم مین مری رہ کر گیا وہ شعلہ رو
تند گذرا آب سے دریا سے دریا آگ کا

آتش آلودہ جگر سے جو نمایان آہ ہے
ہے عجب آتشکدہ سے نخل نکلا آگ کا

کیون جلاتے دلکو ہو کہتے ہین اہل تجربہ
سوز غم ہے بے نہایت رنج تھوڑا آگ کا

٨ | اگر دل سوزان نے کھایا داغ کیون حیرت ہے ہوش
مرغ ہے یہ آگ کا سیکھا ہے کھانا آگ کا | ٥

جب خرامان صحن گلشن مین متوالا ہوا
قد پہ قربان سرو اور رخسار پر لالا ہوا

آ رہے ہین دیکھنے کو حور و غلمان خلد سے
شہرہ تیرے حسن کا تا عالم بالا ہوا

نغو انہ ہین یہ تشبیہین نہ تو مغرور ہو — گل کہان رخ سرو کب تیرا قد بالا ہوا
کیا سبب ہے عاشقون کو کاٹتی زلفین نہین — سانپ کا جوڑا ہے موذی ہی ترا پالا ہوا

۹	کوچے کوچے یاد لعل آتشین مین اونکے ہوش دیدۂ خون بار مرجان بیچنے والا ہوا	۵

بت عیار جو ہے رام مرا — اس لیئے ہوش ہوا نام مرا
سمجھے سب پھر نکل آیا خورشید — یار رکھتا شب جو لب بام مرا
مچگیا شور لگی بجسم مین آگ — جب گیا غسل کو گلفام مرا
لام مین لام ہے مدغم یا رب — قد پر خم تہ صمصام مرا

۱۰	کچھ تو اے ہوش بنا دو تدبیر کہ مسخر ہو دلا رام مرا	۵

پایداری کب کرے رنگ حنا — ہے عدم کی سیر آہنگ حنا
اس کا ہر پتا کف افسوس ہے — میرے پسجانے مین ہے ننگ حنا
حسن ظاہر پر ہے کیون اتنا گھمنڈ — بے بقا ہے شوخی رنگ حنا
ساق بلورین کو مہندی سے بچا — آئینہ پر جوش نہین زنگ حنا

۱۱	ہوش اس قاتل کو دو ہو کا کیونکر خون دل اپنا ہے ہمرنگ حنا	۱۳

اس چاند سے چہرے کا چھپانا نہین اچھا — ہم عشق کے مارے ہین ستانا نہین اچھا
کیون دل کو جلاتا ہے ہمارے او ستمگر — یہ گھر تو خدا کا ہے جلانا نہین اچھا
جو دوست ہین بیگانے ہوے جاتے ہین ہم سے — دل کس سے لگا بیٹھے کہ مانا نہین اچھا
بے رحم ہو مشہور تمھین جانتے ہین ہم — دل بھول کے بھی تم سے لگانا نہین اچھا
وہ غیرت گلشن ابھی سویا ہے چمن مین — بلبل تجھے یون شور مچانا نہین اچھا

گورے ہین ترے گال نہ لگجائے نظر دیکھ
ہونے دے سوم اپنے شہیدان جفا کا
اے چشم نہین خلق خدا ڈوب نہ جائے
آئے ہو تو میرے دل پر داغ کو دیکھو
یہ دل بھی تمہاری ہی سکونت کا مکان ہے
دم لب پہ ہے للہ ذرا دیکھ کے جاؤ
جاتی ہے اگر جان تو جائے نہین کچھ غم

ہر شام و سحر بام پہ جانا نہین اچھا
اے جان ابھی پان کا کھانا نہین اچھا
یون شام و سحر اشک بہانا نہین اچھا
یون سیر چمن چھوڑ کے جانا نہین اچھا
یون توڑنا یون اسکو جلانا نہین اچھا
اس وقت بھی اے جان نہ آنا نہین اچھا
یہ پاس سے میرے ترا جانا نہین اچھا

١٢	اے ہوش نشانی مرے دلدار کی ہے یہ داغون کو کلیجے کے مٹانا نہین اچھا	١١

اب ہم سے نہ کچھ پوچھ صنم حال ہمارا
رخسارون پہ جوانی ہے نہ کیون ناز کروگے
اس بوٹے سے قد پر مرے دلدار غضب ہے
راضی برضا ہون نہ کمی کیجے ستم مین
قربان حسینان جہان تجھ پہ نہ کیون ہون
مین کشتہ ہوا ناز و ادا ہی سے تمہاری
ہنس ہنس کے اک انداز سے اک ناز و ادا سے
اس حسن پہ دولت پہ صنم ناز نہین خوب
وہ ہم سے ملین ایسی کہان اپنی ہے قسمت
دکھ اپنا الٰہی کسے ہم جا کے سنائین

جادو بھرے دیدون نے ترے ہمکو تو مارا
بچپن مین صنم یہ نہ تھا انداز تمہارا
وہ بانکی ادا تیری وہ آنکھون کا اشارا
دم مار نہین سکتا جو الفت کا ہے مارا
چہرہ ہے ترا چاند تو پیشانی ہے تارا
بے تیغ کے تم نے تو مجھے جان سے مارا
کیا مفت مین دل لیگیا وہ شوخ ہمارا
یوسف ہین کہان اور کدھر آج ہے دارا
تقدیر پلٹ جائے تو چلتا نہین چارا
مونس نہین غمخوار نہین کوئی ہمارا

١٣	خود لے کے مجھی سے وہ صنم پوچھ رہا ہے کیا تمکو ملا ہوش جو دل گم تھا تمہارا	

وہ اختلاط سابقہ وہ لطف کیا ہوا
تقصیر بھی ہے کچھ جو تو ہم سے جدا ہوا

آفت ہے خود ادا تری اسپر غضب ہے یہ
کانون مین اک ڈہلک ہے جھمکا پڑا ہوا

دل دیکھتے ہی سرمہ کی مانند پس گیا
آیا وہ بت جو آنکھون مین سرمہ لگا ہوا

وہ گال گورے گورے کہ قربان جانئے
آنکھین وہ شوخ جسنے کہ دیکھا فدا ہوا

بیٹھے ہین کس بہار سے دیکھو وہ باغ مین
چوٹی مین تازے پھولون کا گجرہ لگا ہوا

رونق فزا کبھی تو مرے دل مین ہو جناب
مدت سے یہ مکان ہے خالی پڑا ہوا

ناز و ادا سے تو نے تو لاکھون کی جان لی
ظالم تجھے ذرا بھی نہ خوف خدا ہوا

لو آئے ہین وہ میری عیادت کیواسطے
بیمار مین عزیز و رہا کیا برا ہوا

۱۴	آتا نظر ہے تو ہی جدہر دیکھتا ہے ہوش آنکھون مین اوسکی نقشہ ہے تیرا جما ہوا	۷

بعد مدت کے ہوا آپ کا آنا جانا
نام جانے کا بس اب منہہ پہ نہ لانا جانا

آنے جانے مین یہان کیا ہی تمہارا نقصان
رات دن کس لئے کرتے ہو بہانا جانا

کچھ تو فرمایئے کیا ہم سے ہوئی ہے تقصیر
کیون ہے موقوف یہان آپ کا آنا جانا

جان جاتی ہے مری سنتے ہو جانے کا جو نام
نہ کہو پھر خدا ہر گھڑی جانا جانا

ایک مدت ہوئی تم آئے نہ ایدہر یہانتک
دل تڑپتا ہے وہ یاد آتے ہی آنا جانا

کوئی دن وہ تھے کہ ہم تم ہی رہا کرتے تھے
ہو گیا خواب و خیال اب وہ زمانا جانا

۱۵	انہون بھول گئے ہوش کو آنا کیون تم یہان تک آنا ہے نہ وہان تک ہے بلانا جانا	۹

وہ شرما کے منہ پھیرنا یاد ہوگا
وہین پیار لینا مرا یاد ہوگا

مرا تجھ پہ مرنا مرا دل جلانا
تجھے کچھ تو اے بیوفا یاد ہوگا

چھیڑ کر ستانا جلانا رولانا
ستم ہم نے کیا کیا سہا یاد ہوگا

ترا روٹھنا اور منانا ہمارا — تجھے کب یہ اے دلربا یاد ہوگا
نہ کھانا نہ سونا ہے تیرے لیے یہان — اُٹھاتا ہون کیا کیا بلا یاد ہوگا
کبھی شرم سے منہ کو اپنے چھپانا — کبھی جان کر روٹھنا یاد ہوگا
سوا رنج کھانے کے الفت مین تیری — بھلا ہمکو کیا پھل ملا یاد ہوگا
اِس الفت کے مارے کو تو نے ستمگر — کبھی بھول کر بھی کیا یاد ہوگا

١٦ — ترے واسطے ہوش نے سب کو چھوڑا
مگر تجھ کو بے رحم کیا یاد ہوگا — ٩

جب نقاب اپنے رخ روشن سے وہ سرکائیگا — آسمان سے ہر فرشتہ کھاکے غش گر جائیگا
سرخ گالون پر تمہارے ہی غضب کا کالا تل — باغ مین گر جاؤ گے تم داغ لالہ کھائیگا
ہون جدائی سے تری رنج و الم مین مبتلا — غم کو مین کھاتا ہون اک دن غم مجھے کھا جائیگا
دم لبون پر ہے مرا تم کو نہین مطلق خیال — رحم اب بھی گر نہ آئیگا بھلا کب آئیگا
اشک باری اسقدر اے چشم تر اچھی نہین — آنسوؤن کی سیل سے میرا مکان گر جائیگا
جان جاتی ہے ہماری ہاتھ مین لو تم نہ پھول — ہو بہت نازک صنم پہنچا کہین دکھ جائیگا
ہو گئی دونی حیا سے نازکی اُس چال کی — اب تو چلنا اے صنم جانون پہ آفت لائیگا
ہجر مین غمگین مجھے وہ دیکھکر کہتے ہین یون — غم نہ کھاؤ وصل کا بھی ایک دن آجائیگا

١٧ — لاکھ ڈھونڈیگا نہ پائے گا تو ایسا جان نثار
قتل ناحق ہوش کو کرکے بہت پچتائیگا — ١١

اشک آنکھون سے جب بہا ہوگا — سیکڑون گھر ڈبو دیا ہوگا
ہار گل کا تو اوس نے پہنا ہے — درد شانون مین ہو رہا ہوگا
کم سنی ہی مین ایک آفت ہے — وہ جوانی مین کیا بلا ہوگا
لاشہ کشتے کا آپ کے ایجان — دیکھیے چلکے اوٹھ رہا ہوگا

	کوچے لڑکون سے ہو گئے سنسان		تیرا دیوانہ مر گیا ہو گا	
	بہہ رہے ہین جو نالے ہر اک سمت		تیرا رنجور رو رہا ہو گا	
	مسکرائے وہ دیکھکر جو مجھے		دل رقیبون کا جل گیا ہو گا	
	درد سر اون کو ہے کئی دن سے		قصہ میرا اگر سنا ہو گا	
	زلف کو دیکھکر ہے ترسان دل		اسکو سمجھا وہ اژدہا ہو گا	
	پھر رقیب آرہا ہے اونکے پاس		مین سمجھا تھا مر گیا ہو گا	

۱۸	پوچھتے ہین جو ہوش کیسا ہے اون کو کچھ رحم آگیا ہو گا	۷

مستزاد

اند اون جلوہ فگن بام پہ دلدار نہین   کیا کرون کہدو ذرا
عقل بر جا نہین تابو مین دل زار نہین   دیکھو یہ حال ذرا
کسکو دہو دہو کے پلاتے ہو یہ تعویذ بھلا   کسکو دیتے ہو دوا
ان علاجون سے ہو صحت یہ وہ بیمار نہین   غیر ممکن ہی شفا
دیکھکر مجکو چلے جاتے ہو انجان بنے   کیسے تم روٹھے ہوے
جان لیتے ہو تو لو کچھ مجھے انکار نہین   پر کرو بات ذرا
تری الفت مین مجھے جانکی پروا نہی   زندگی تلخ ہوئی
مجھ سا دنیا مین کہین کوئی وفادار نہین   ہو تو بتلادے بھلا
دیکھکر تجھ کو تو حیران ہوئی عقل مری   حور ہے یا تو پری
کون ہو گا جو ترا طالب دیدار نہین   اے مرے ماہ لقا
سرد آہون کی مرے سینہ مین بہتی ہی ہوا   آکے تم دیکھو ذرا
اسطرح کا تو مکان کوئی ہوادار نہین   ہے عجب روح فزا

ہوش رسوا ہوا برباد ہوا تیرے لئے رحم آیا نہ تجھے
اپنے جان باز پہ ایجان سزاوار نہیں اِس قدر جور و جفا

۱۵	ردیف بائے موحدہ	۷

لیکے تم دل کو جاتے ہو کیا خوب اس پہ آنکھیں چراتے ہو کیا خوب
دل مرا لے کے ہوتے ہوا نجان پوچھوں تو مسکراتے ہو کیا خوب
مر رہے ہیں ہزاروں لڑ لڑ کر آنکھیں ایجان لڑاتے ہو کیا خوب
لے کے دل کو مُکرتے ہو گیسوؤں میں چھپاتے ہو کیا خوب
لیکے جان چھوٹے غم سے کتنے ہو ہم پہ احسان جتاتے ہو کیا خوب
حال دل اپنا گر کہوں تم سے چٹکیوں میں اوڑاتے ہو کیا خوب

۳۰	غیر سے تو نہیں ہے کچھ پردہ ہوش سے منہ چھپاتے ہو کیا خوب	۵

ردیف بائے فارسی

حضرت دل اُس دہن کا دھیان فرماتے ہیں آپ کچھ تو کہئے ہم سے بھی کیا لامکاں جاتے ہیں آپ
آپ پر اب نازبرداری مری ثابت ہوئی مجکو ناحق قتل کرکے خود ہی پچھتاتے ہیں آپ
شور محشر ہر طرف ہوتا ہے برپا اے حباب ناز سے دامن کشاں جب راہ سے جاتے ہیں آپ
پاؤں کو مہندی لگانا آنیکا یہ حیلہ ہے میرے صاحب ایسی باتیں کسکو سمجھاتے ہیں آپ

۲۱	ہوش قربان آپ پر دل کو کرے یا جان کو رائے کیا اس باب میں کیا حکم فرماتے ہیں آپ	۵

ردیف تائے فوقانی

منہ سے سرکا دوپٹہ کیا ہے سحر آنیکا وقت	باتین کرنے کا ہی موقع یہان ہی کھانیکا وقت
یون ہو کتنک تھا پائی رات تھوڑی رہ گئی	لب پہ لب رکھکر ہے جانان اٹھو سو جانیکا وقت
سنتے ہین اُس سبزخط کے بوسے لیتا ہی رقیب	حضرت دل زہر کھا کر اب ہے مرجانیکا وقت
ہے لحاظ اس درجہ میرا بزم ہین کہتے ہین وہ	صاحبو ہشیار ہو ہے ہوش کے آنیکا وقت

٢٢	یہ زمانہ ہے سراسر دشمن اہل تمیز ہوش اب ہے جانکر نادان بنجانیکا وقت	٥

در بوستان دہر بقای بہار نیست	ای وای بلبلی کہ ہوادار یار نیست
گلگشت باغ کردم و دیدم بہر طرف	یک لالہ بر رنگ دل داغدار نیست
تشبیہ شاعرانہ غرض دوچند کرد	خط تو مور نیست ہم آن لف مار نیست
بسیار دیدہ ام گل و لالہ بباغہا	ہم رنگ عارض تو یکی از ہزار نیست

٢٣	ہر جا کہ راحت است بود رنج ہم ضرور آن می ندید ہوش کہ بعدش خمار نیست	٥

ردیف تای ہندی

اونکو ہے مکر کہتے ہین اتنا بھی بھلا جھوٹ	یون دیدہ و دانستہ نہ بلوای خدا جھوٹ
اندیشہ مجھے ہے کہین رجعت نہ تجھے ہو	دل لیکے قسم اے بت گمراہ نکھا جھوٹ
دل بھول کے بھی تجھسے لگانیکے نہین ہم	ہے او بت عیار تری مہر و وفا جھوٹ
ہین حور ہتھین کہتا ہون جلوہ تو دکھا دو	تا سب کو ہو معلوم کہ سچ کہتا ہون یا جھوٹ

٢٤	سُن سُنکے مرا حال وہ فرماتے ہین ہنسکر حق پوچھو تو اے ہوش یہ قصہ ہی ترا جھوٹ	٥

ردیف ثاے مثلثہ

نازنینون کا یہ سب ناز اوٹھانا ہے عبث
بیوفا ہوتے ہین دل ان سے لگانا ہی عبث

جان دینے کے سوا اور نہ حاصل ہوگا
کوچہ مین اوس بت عیار کے جانا ہی عبث

صاحبو شہر خموشان ہی مین رہنا ہوگا
یہان تو رہنے کو مکانون کا بنانا ہے عبث

گوش تک اونکے پہنچائیگا ان کو کوئی
سلک گوہر کی طرح اشک بہانا ہی عبث

۲۵	رحم آتا ہے بھلا سنگدلون کو بھی کہین حال پر درد او نہین ہوش سنانا ہی عبث	۷

ردیف جیم تازی

رخ چشم زلف یار ہین بحر و حباب و موج
کر سیہ دل فگار ہین بحر و حباب و موج

زنجیر پا ہین اشک مین تبخالون مین موئے
پر ہم سے یادگار ہین بحر و حباب و موج

چشم پر اشک و آبلہ و دود آہ سرد
کر سیر اونگار ہین بحر و حباب و موج

حسن ملیح و غبغب و چین جبین ہین خوب
یون تو دو صد ہزار ہین بحر و حباب و موج

دریا مین سیر باغ ہے خوبی سرشک سے
ہان رشک لالہ زار ہین بحر و حباب و موج

بہلا تو دل کو جیسے لب دریا پہ آج یار
رکھتے عجیب بہار ہین بحر و حباب و موج

۲۶	اک دلکش ایک مضطرب اک نوحہ زن ہے ہوش غم سے فگار ہین بحر و حباب و موج	۵

ردیف جیم فارسی

کیون کھینچتے ہو میان سے تلوار کھیچ
کیا ہم سے خطا ہو گئی دلدار کھیچ

دل لیکے مرا تم نے کیا زلف کا پابند
دلداری یہی ہوتی ہے دلدار کہو سچ

دل اپنا اگر کوئی حسین مانگے تو دیدوں
تمکو تو مرا دل نہیں درکار کہو سچ

دل لیکے مرا تم نے کہاں اوسکو چھپایا
ہے تم کو قسم دلبر عیار کہو سچ

۲۷ شعروں کے تیرے سننے کا اونہیں شوق رقیبو
کچھ ہوش کے بھی سنتے ہیں اشعار کہو سچ ۷

ردیف حاے حطی

دیکھنے سے تجھکو اے جان تقویت پاتی ہے روح
تیرے جاتے ہی مرے تن سے نکلجاتی ہے روح

تم ہوا کھاتے جو پھرتے ہو رقیبوں کو لئے
داغ کھاتا ہے یہاں دل اور غم کھاتی ہے روح

ہجر میں اون کے پڑا رہتا ہوں مردے کی طرح
وہ جو آجاتے ہیں میرے تن میں آجاتی ہے روح

شوخ آنکھوں پر تری نورانی چہرے پر ترے
کیا اثر ہے حور کی قربان ہوجاتی ہے روح

ہیں ہمیں غم کے اوٹھاتے ہیں پہاڑ و کہسار
دیکھ کر جسکو صنم رستم کی تھراتی ہے روح

ہاں سچ ہے یہ حسن ظاہر حسن باطن چاہئے
پوچھتا ہے کون تن کو جب نکلجاتی ہے روح

۲۸ ہوش کی تربت پہ آؤ چادر گل کو چڑھاؤ
کشتۂ عارض ہے کب سے اوسکی چلاتی ہے روح ۵

ردیف خای معجمہ

دیدہ ہے شوخ تو ادا ہے شوخ
سر سے پا تک وہ اک بلا ہے شوخ

اوسکی آنکھوں سے شوخی ظاہر ہے
کہے دیتی ہے یہ بڑا ہے شوخ

تو تو خود شوخ اسپہ اور غضب
رنگ تیرے دوپٹہ کا ہے شوخ

پھرتا ہے گلی گلی دن رات
طفل اشک اپنا ہوگیا ہے شوخ

۲۹	ہوش بجلی کا وہ ہے اک ٹکڑا ہمکو دلبر بھی کیا ملا ہے شوخ	۷

ردیف دال مہملہ

رضوان کے گرد سبزا یا ہے خط عارض کی گرد — گرد لالہ ہی بنفشا یا ہے خط عارض کے گرد
گرد ابرو ہے عرق یا نجم اطراف ہلال — ماہ کے اطراف ہالا یا ہے خط عارض کی گرد
دامن شب ہے ہار منہ جیب سحر کے یا ہی اب — گرد خور جلوہ کرن کا یا ہے خط عارض کی گرد
دیکھ کر کہتے ہین سب سرخی کے سبزی آتش پاس — سبز کاہ اطراف شعلا یا ہے خط عارض کی گرد
آنکس ہے اطراف نرگس یا ہی افشان گرد چشم — سنبل اطراف شقیقا یا ہے خط عارض کی گرد
جلوہ گر اطراف حور روضہ رضوان کے یار — سبز دامن کا ہے گھیرا یا ہے خط عارض کی گرد

۳۰	گرد گل کے سبز پتون کی بہار اے ہوش ہے یا ہین مور اطراف روضا یا ہے خط عارض کی گرد	۷

زر باعث نیست کہ زر باید داد — قیمت عشق بوسہ باید داد
موے یار یک وجودے دارد — باچہ تشبیہ کمر باید داد
رو نمامی طلبد دلبر من — جاے زر داغ جگر باید داد
واصف حسن بناگوشش ترا — حاصل کان گہر باید داد
عزت اہل ہنر گفت کہ جان — درس کسب ہنر باید داد
نکنی رحم بحال زارم — دل بجانان دگر باید داد

۳۱	ہست مداح لب شیرینش ہوش را قند و شکر باید داد	۵

زحسن تند مرمن ابروے خمدار می نشد — از پریشان زلف او جمعیتم باری نشد

از نمود خط ندارد آفتی رخسار او	این گل خلد است در اطراف او خاری نشد
موجب آسایشی بارگران کے میشود	سرمہ سنگین علاج چشم بیماری نشد
مرحبا بر مردمی ترک چشمش مرحبا	با صف مژگان خود سرگرم بیکاری نشد

۳۲	خوش بیا وکن تماشای دل پر داغ ہوش مدتی شد ای دلآرا سیر گلزاری نشد	۵

ردیف دال ہندی

ہے بہت منعم کو اپنے مال و دولت کا گھمنڈ	موت آتے ہی نکل جائیگا حضرت کا گھمنڈ
زاہدون کو چشم فتان اپنی تم دکھلا تو دو	دیکھ لین گے اونکی سب زہد و عبادت کا گھمنڈ
کیا خدا کو منھ دکھاوگے قیامت مین کہو	حاکمو تمکو ہے کیون اتنا حکومت کا گھمنڈ
حور و جنت کیلیئے تو ہو رہی ہے بندگی	ایسی نیت پر ہے عابد کو عبادت کا گھمنڈ

۳۳	ہو گئے وہ آشنا سب اندنون نا آشنا جن پہ تھا اے ہوش ہمکو مہر و الفت کا گھمنڈ	۵

ردیف ذال معجمہ

لکھکے اُس چشم کی اوصاف جو بھیجا کاغذ	اپنے آنکھون پہ رکھا اوسنے وہ میرا کاغذ
دل جلانے کو اوڑاتے ہین بنا کر وہ پتنگ	مین نے حال اپنا جو لکھکر اونہین بھیجا کاغذ
خط مرا دیکھ کے قاصد سے وہ فرمانے لگے	پھینکدے اِسکو یہ لایا ہے کہان کا کاغذ
پھلجھڑی اوسکی بنی اور وہین چھٹنے لگی	اونکے ہاتھون مین پہنچتے ہی ہمارا کاغذ

اونکی تصویر کھچی جسپہ ہوای ہوش چھپا کر اوڑا لے نہ پری کوئی وہ تیرا کاغذ

۱۵	ردیف راے مہملہ	۳۴

آسمانی بھی بلا گردان ہین اُس دلدار پر
کہکشان قد پر ہلال ابرو پہ ہمہ خسار پر

جلوہ افگن اشک ہے مژگان چشم زار پر
کس طرح ٹھری ہے شبنم یاالٰہی خار پر

جب پسینا تار نکر وہان بہار خسار پر
کہکشان نے برچھی تانی مہر پر انوار پر

عکس عارض آپ کا ہے طرۂ طرار پر
ہے چڑھائی اہل دین کی لشکر کفار پر

رکھ دو قبر کشتۂ ابرو و لعل یار پر
زاغ کے سرخاب کے دو دو ملاکر چار پر

عکس ابرو ہے سیکا روے پُر انوار پر
تیغ کھینچی آہ کس کافر نے ہے دیندار پر

مین نظر آتا نہین وہ اسلیے بیٹھے ہین پاس
ناتوانی کا بہت احسان مجھ بیمار پر

گر کسی نے پارہ قائم آگ پر دیکھا نہ ہو
دیکھ لے آکر عرق اُس آتشین رخسار پر

وہان نزاکت سی تو یہان بھی ناتوانی سے ہی گم
انکو حیرت ہے کمر پر مجھکو جسم زار پر

کیون نہ او بادام تیری آنکھ پھوڑین سنگ سے
ہے نگاہ ہمسری تجکو تو چشم یار پر

سورۂ اخلاص کے بدلے ہین پڑھیے والضحیٰ
فاتحہ کے وقت قبر کشتۂ رخسار پر

لخت دل اپنے گرے کچھ سادہ مین کچھ داغدار
گل نہین گلزار مین لالہ نہین کہسار پر

واے قسمت یہ دل صد چاک بے بہرہ رہے
جلوہ گر پھولون کا طرہ ہو تری دستار پر

اُس سنہری رنگ پر جو سبز خط ہی اے نگار
کیا خط ریحان لکھا ہے وصلی زردار پر

بابت

۷	یاد کرنا اشکباری سینہ چاکی ہوش کی گر نگہہ پڑ جاے شبنم پر گل گلزار پر	۳۵

منظور نہین برق پُر انوار کی تلوار
بس قتل کو میرے ہے لب یار کی تلوار

لاکھون ہوے مقتول مگر اوسنے نہین خون
نادر ہے تری ابروے خمدار کی تلوار

گلگشت چمن تیرے سوا آفت جان ہے
بنجاتی ہے وہان شاخ ہر اشجار کی تلوار

اوس شوخ سخن سنج کی ابرو کو کہین لوگ	مصرع کا تو مصرع ہے یہ تلوار کی تلوار
لکھے لوح پہ تربت کی کوئی بیت دل اوگا	یاد آتی ہے مجکو تری دو دہار کی تلوار
ہوتا ہے فقط جنبش ابرو سے جہان قتل	اعجاز دکھاتی ہے مرے یار کی تلوار

٣٦	مصرع یہ مرے قتل کے مضمون کا ہو اطرح اے **ہوش** نہین قاتل خونخوار کی تلوار	۵

ہے دکھاتی باغ مین نیرنگیان اکثر بہار	یہ طلسم تازہ ہے یا کوئی جادوگر بہار
کیا پڑے ہین قطرۂ شبنم چمن کے صحن مین	آسمان سے لائے گویا خاک پر اختر بہار
آج میرا گلبدن آتا ہے شاید بلبلو	کرتی ہے فرش زمرد باغ مین اکثر بہار
کرتی ہین نظارے حورین جانکر جنت اوسے	ہے وہ تیرے گلشن عارض کی اے دلبر بہار

٣٧	صانع قدرت کی دیکھو صنعتین گلزار مین معرفت کا لائی ہے اے **ہوش** اک دفتر بہار	۵

ہین جتنے ہم وفاداری مین مشہور	وہ ہین اُتنے جفاکاری مین مشہور
نہ رہ اے دل تو ان چشمونکی دُہن مین	کہ ہو جائیگا میخواری مین مشہور
وہان ہے اونکی شہرت سرکشی مین	یہان ہم ہین نگونساری مین مشہور
بٹھالین ہم اُنہین آنکھون مین اپنی	وہ ہین ہم نازبرداری مین مشہور

٣٨	لگاوٹ دل نہ اوس سے **ہوش** صاحب ہے وہ فتان عیاری مین مشہور	۵

ردیف رای ہندی

جان کو تو جلایا مرے دل کو نہ جلا چھوڑ	ظالم یہ گھر اللہ کا ہے اسکو تو بھلا چھوڑ
کیا منہ مین دکھاؤنگا قیامت مین خدا کو	دل میرا لیا خیر یہ ایمان تو مرا چھوڑ

وہ دیکھ کے بولے دل بیمار کو میرے ہے روز جزا کی بھی خبر یا نہیں او بت		تفریح کی خاطر اسے گلشن مین ذرا چھوڑ کیون مست ہی کر خوف خدا جور و جفا چھوڑ
۳۹	کوچہ مین مرے ہاتھ سے لگے وہ تو یہہ بولے دیکھیگا کوئی ہوش دوپٹہ تو مرا چھوڑ	۷

ردیف زاے معجمہ

ہمارے گھر جو وہ تشریف لائین گے اک روز		رقیب جتنے ہین کیا مر نجائینگے اک روز
فلک سے مہر یہ غش کھا کے گر نجاے گا		نقاب چہرے سے جو وہ اوٹھائینگے اک روز
ہو سنگدل مگر اس پر بھی رو ہی دو گے تم		جو سر گذشت ہم اپنی سنائینگے اک روز
پری کو ناچ نچا دینگے آپ تو بیشک		جو جلوہ حسن کا اپنے دکھائینگے اک روز
ہے زور و شور نہایت ہمارے نالونکا		یہ آسمانون کو آخر گرائینگے اک روز
کہان وہ آتے ہین گو روز وعدہ ہوتا ہے		مگر جنازہ اوٹھانے کو آئینگے اک روز
۴۰	نہ گھور اونکے تو قامت کو ہر گھڑی اے ہوش خفا وہ ہون گے تو سولی چڑھائینگے اک روز	۵

ردیف سین مہملہ

جان لینے کی ہوس ہے دل اوڑانیکی ہوس		اوس بت عیار کو ہے اک زمانیکی ہوس
زلف مین پھنس جائیگا اے دل نہو مفتون اون	.	مرغ کو کردے اسیر دام دانے کی ہوس
اے دل ناداں وہان سے پھر نہ جیتا آئیگا	.	کیون ہی تجکو کوچہ قاتل مین جانیکی ہوس
اہل دنیا کو ہے زاد آخرت کی فکر کب		اونکو ہے بس مال و زر کے ہاتھ آنیکی ہوس
	فی الحقیقت گور جب ہے خانہ اصلی تو ہوش	

۴۱	لغو ہے یہ سب عمارت کے بنانے کی ہوس	۹

ردیف شین معجمہ

ہے سرو کی نہ گل کی نہ گلزار کی تلاش
اونکے ہے قد کی گونش کی رخسار کی تلاش

اے دل نکر تو زلف ستمگار کی تلاش
سودائی جانتا ہے جسے مار کی تلاش

ابرو کی تیغ کیا نہین کافی ہے قتل کو
پھر کسلیے ہے آپ کو تلوار کی تلاش

گم ہو گیا ہے سوزن پے رشتہ کیطرح
بیحد پڑی ہے مجکو تن زار کی تلاش

او مہر کسکو اپنی دکھاتا ہے روشنی
رہتی ہے مجکو عارض دلدار کی تلاش

اے دل ہے تجکو ابرو و گیسو کی جستجو
تجھکو کیون تلاش ہے کیون مار کی تلاش

قد خم ہوا ہے اشک مسلسل نکل پڑو
اس چنگ کیلیے ہے مجھے تار کی تلاش

اوس زلف عنبرین کا ہون سودائی جب سے مین
رہتی ہے مجکو خانہ عطار کی تلاش

۴۲	اے ہوش فیض ہے یہ جناب شہید کا کرتے ہین نکتہ ور ترے اشعار کی تلاش	۵

ردیف صاد مہملہ

کیسی صاحب یہ لگاوٹ یہ کہان کا اخلاص
کورے ہو جاتے ہو دل لیکے یہ کیسا اخلاص

اپنی زلفون مین تجھے وہ تو پھنساہی دینگے
دیکھ ایدل نہ بڑھا اون سے تو اپنا اخلاص

سب متاع دل و دین لوٹ لیا ہے اوسنے
اتو جان لینے کے درپے ہے تمہارا اخلاص

دل کو لیتے ہی مرے ہو گئے کورے واللہ
واہ قبلہ یہی الفت تھی یہی تھا اخلاص

۴۳	مین نے کی خواہش دیدار تو ہنسکر بولے ہوش صاحب یہ وہین رہنے دو اپنا اخلاص	۵

ردیف ضاد معجمہ

شیدا کو آپکے ہے زمانے سے کیا غرض	عیش جہان سے گانے بجانیسے کیا غرض
ہے دل مین اونکے غیرونسے ہمکو اڑائیے	یون ورنہ اونکو آنکھ لڑائے سے کیا غرض
کہتے ہین وہ مجھے ہو اگر رازدار عشق	پھر یون ہے تمکو اشک بہانے سے کیا غرض
پروا اگر ہماری نہین ہے اونہین نہو	ہمکو بھی اون کا ناز اوٹھانے سے کیا غرض

۴۴	نقش ہے اونکا آنکھون مین اپنی جما ہوا اب ہوش اونکو دیکھنے جانے سے کیا غرض	۵

ردیف طاء مہملہ

ہمنے پُر درد وہ لکھا تھا خط	اوس نے بھی رد دیا جو دیکھا خط
عشق کا راز ہو نہ جاے فاش	نہ دکھا غیر کو ہمارا خط
کیا لکھا تونے اوسمین عاشق کو	دیکھ کر رو رہا ہے تیرا خط
درد دو دِن تھا ہاتھ مین اُسکے	جب اوٹھایا دو حرفی میرا خط

۴۵	شکر ہے وہ عدو سے لڑتے ہین تونے کیون ہوش کا یہ پھاڑا خط	۵

ردیف ظاء معجمہ

ہے پیچ و تاب مین زلفِ دوتا خدا حافظ	یہ سر پہ لاتی ہے کیا کیا بلا خدا حافظ
ہمارے دل کو وہ لیتے ہی بن گیا گورا	سلام کرکے یہ کہنے لگا خدا حافظ
دکھا رہا ہے جمال اپنا وہ بت عیار	ہے زاہدون کے اب ایمان کا خدا حافظ

لگی ہین سقف سے آنکھین ہی نبض ساقط آج	تمہاری چشم کے بیمار کا خدا حافظ

۴۶	بتون کے قامت رعنا سے ہوش عالم مین ہوئی ہے ایک قیامت بپا خدا حافظ	۵

ردیف عین مہملہ

وہان ہے اگر قامت یار مصرع	یہان بھی ہے آہ دل فگار مصرع
ہوا شعر گوئی مین ممتاز قاتل	وہ شاعر ہے اور اوسکی تلوار مصرع
عجب کیا ہے کٹجائے دشمن جو اوس سے	ہمارا ہے شمشیر خونخوار مصرع
جو تیغی کشم سر بنہ پیش پایم	یہی وہ سناتا ہے ہربار مصرع

۴۷	نظر کر خدا کی تو صنعت پہ اے ہوش کہ کیا خوب ہے سرو گلزار مصرع	۷

ردیف غین معجمہ

جہان مین دیکھ لئے ہم نے پھر کے صد ہا باغ	مگر کہین دل پر داغ سا نہ دیکھا باغ
قضا کے آتے ہی سب چھوڑ جاوگے تنہا	کہان کا مال کہان کا مکان کہان کا باغ
قریب رخ رکھو گیسو مین یہ دل پر داغ	تمہارے باغ سے ملحق رہے ہمارا باغ
کبھی تو اس جگر داغدار کو دیکھو	جناب ہے یہ عجب قابل تماشا باغ
دکھاؤ چہرۂ زیبا کہ ہوا سے صحت	دکھاتے ہو دل زار و نزار کو کیا باغ
نہ لو مرے دل پر داغ کا تم اب سے نام	یہ جبر کیسا ہے کیون چھینتے ہو میرا باغ

۴۸	الٰہی شکر وہ کہتا ہے ہوش سے گلرو ہمارے ساتھ چلو دیکھلو ہمارا باغ	۷

ردیف فا

کردے گناہ عشاق ہزارون خدا معاف — تم سے مگر سیکا نہ ہواک خطا معاف
ہونا نکو ہی اوس سے مزاحم کسی طرح — خون اپنا اوسکو ہم نے عزیز و کیا معاف
دیکھا جو رخ کھڑا مجھے کرتے ہو دہوپ مین — کہتے ہو یہ قصور نہ ہوگا ترا معاف
تم اپنو ہاتھ بات مین دیتے ہو گالیان — پہلے تو خو تمہاری نہ تھی یون خطا معاف
کہتے ہین مار مار کے شیدائے زلف کو — تیرا قصور ہوگا نہ اے بیحیا معاف
یون تیغ بے دریغ جو مجھ پر اٹھاتے ہو — کیا تمکو ہے خدا سے یہ جور و جفا معاف

۴۹	اتنا ہے کس لئے تو ہراسان و غمزدہ کردیگا ہوش تیرے گناہ سب خدا معاف	۷

ہجر مین بیتاب ہی دل اکطرف جان اکطرف — وہ ہو گریان اکطرف تو یہ ہی نالان اکطرف
خون بخشانے کو میرے اک ہجوم خلق ہے — سب منت اکطرف وہ شوخ فتان اکطرف
تھک گئے کرکے مداوا اس دل بیمار کا — اب طبیب بیٹھے ہین ہوکر پشیمان اکطرف
اس دل پر داغ کو اوسنے کیا ہی عاک چاک — لوٹری ہی تیرے سے ہوکر اب گلستان اکطرف
دیکھکر بے طور حالت اس دل بیمار کی — وہ ہین حیران اکطرف ہم ہین پریشان اکطرف
لا شنوا ڈھونڈتا ہے کسیکا لک عالم ہے کھڑا — جلوہ فرما وہ بھی ہے سفاک دوران اکطرف

۵۰	کشمکش مین دل پڑا ہے کھینچتے ہین اوسکو ہوش چشم فتان اکطرف گیسوے پیچان اکطرف	۹

ردیف قاف

پیدل ان بخان بن جانا نہین اچھا طریق — نام تو بتلاؤ تم نے کس سے یہ سیکھا طریق

جان بلب ہم ہین بتون کو رحم کچھ آتا نہین
کیسے ہین یہ سنگدل کیسا ہی یہ انکا طریق

نزع مین دیتے ہو یہان آکر مبارکباد مرگ
ظالمو ہم نے تمہارا یہ نیا دیکھا طریق

عاجزی نے میری آخر اُسکو سرکش کر دیا
حق جو پوچھو پیشتر ایسا نہ تھا اُنکا طریق

دل کو لیتے ہو تو ایجان ایک بوسہ دیکے لو
مفت دینے اور لینے کا نہین اچھا طریق

بھول کر بھی آپنے ہمکو نہ پوچھا ایک دن
کیا یہی ہے قبلہ عالم محبت کا طریق

خوف رسوائی جو ہو دن کو نہ آؤ شب کو آؤ
دل مین ہو تو دلربا ملنے کے ہین صدہا طریق

جمع ہو کر بیٹھے ہو احباب کیا تم میرے گرد
فکر کرکے کچھ نکالو اوسکے ملنے کا طریق

۵۱
کر رہا ہے دل ہمارا بیوفائی ہم سے ہوش
اسنے سیکھا اون سے مل مل کر یہ سب انکا طریق
۵

ردیف کاف عربی

کس طرح سے تم جاؤگے اغیار کے گھر تک
ہے راہ مین پانی مرے اشکونکا کمر تک

تیرے لب شیرین کے قرین خط ہے نمودار
یا قافلہ مامور کی آمد ہے شکر تک

آتش کا زبانہ ہے زبان منہہ مین الٰہی
سوز اسکا نہ پہنچے کہین ہمدم کے جگر تک

دل کھول کے روتا نہین اندیشہ ہے مجکو
پانی کہین پہنچے گا فرشتونکی کمر تک

۵۲
عبرت کی ہے جا ہوش کہ وہ زیر زمین ہین
طفلی مین رسائی تھی جنہین دوش پدر تک
۵

ردیف کاف فارسی

کچھ انوکھی آپ کی مژگان ہین لونگ
واہ کیا مرغوب یہ جانان ہین لونگ

عشق دندانِ مسی مالیدہ مین
دیکھہ لو سودائی ہین عریان ہین لونگ

U1818

یاد مژگان سے ہوئی موقوف آہ لب ہے بسا سے تو وہ دندان ہین ہیل		پیچ ہے داغ باد کے جانان ہین لونگ موے خطِ عارض تابان ہین لونگ
۵۳	داغ دل بھی ہوش کا ہے گر سبب گر مسی مالیدہ وہ دندان ہین لونگ	۷

ردیف لام

شہیدون کے مزارون پر چڑھا گل نہانے کو گیا گلرو ہمارا خیال خال رخسار صنم سے مسمی مین نہین تاثیر اسما زیادہ کا مشی تن مین ہی رونق سراپا گوش کی صورت ہی لیکن		چراغ اوسکا نگر باد صبا گل حباب بحر ہر اک ہو گیا گل مرے سینہ پہ کیا گل پر دیا گل کہان گل بیل سے کہیے اوگا گل اگر پیسین تو ہے برگ حنا گل کہان سنتا ہے بلبل کی صدا گل
۵۴	نظر بازی ہے گل بازی سے بہتر نچاہتے ہوش اے بلبل ترا گل	۹

ردیف میم

دل اپنا کسی بت سے لگانے کے نہین ہم پھولون کو اگر دیکھین تو یاد آتے ہین وہ گال کیا ہاتھ سے جاتا رہا دل اپنا عزیزو گردن ہے یہ حاضر نگرا اے جان جہان آج کیا ایسی خطا کی جو دم ذبح وہ ہم کو	.	یون مفت مین جان اپنی جلانے کے نہین ہم لو سیر کو باغون مین بھی جانے کے نہین ہم آنکھین کسی دلبر سے لڑانے کے نہین ہم جو کھٹ سے تری سر کو اوٹھانیکے نہین ہم کہتے ہین کہ پانی بھی پلانے کے نہین ہم

منہ پھیر لیا کرتے ہین مجھ کہئے گراون سے
بے درد کو حال اپنا سنائے گئے ہین ہم

گن گن کے دکھائینگے قیامت مین انکو
داغون کو کلیجے کے مٹانے کے نہین ہم

کہتے ہین وہ یون دل کو مرے آگ لگا کر
جلتا ہے تو جلنے دو بجھانے کے نہین ہم

۵۵ شرماکے وہ کہتے ہین نہ چھیڑو ہمین اے **ہوش**
یوان ہم کو ستاؤگے تو آنے کے نہین ہم ۷

اے جان مجھ سے کسلیے رہتے جدا ہو تم
مجھ سے تو کہو کہ اتنے بھلا کیون خفا ہو تم

مرتے ہین تم پہ ہم تمہین پروا نہین ہے عجب
بے درد اس طرح سے بنے کیون بھلا ہو تم

کیا خوب گورے ہو گئے دل لیتے ہی مرا
واللہ بے وفا ہو بڑے بے وفا ہو تم

محشر بپا کروگے جوانی مین اے صنم
اس کم سنی ہی مین یہ غضب یہ بلا ہو تم

دیکھو ہے میری آہ شرربار ناصحو
جل جاؤگے یہان سے چلو اب ہوا ہو تم

مانند موج و بحر ہین تم ہم ملے ہوے
تم سے نہ ہم جدا ہین نہ ہم سے جدا ہو تم

۵۶ عشوے سے مار کرتے غضب اوسکا پوچھنا
اے **ہوش** کس کے کشتۂ ناز و ادا ہو تم ۵

دلی کہ هست پی رهنمای او دارم
بدیگری ندہم از برای او دارم

چرا بسیر چمن همچو بلبلان بروم
بسینہ باغ ز داغ جفای او دارم

فتادہ در نظرم یوسفی زلیخا وار
خیال عمر جوان در هوای او دارم

بہای یوسف من گنج مصر نیرزد
ز نقد جان عزیزان بہای او دارم

۵۷ بجای قیس بصحرا نشستہ ام ای **ہوش**
نگاہبانی وحشت سرای او دارم ۱۱

ردیف نون

رخسار آتشین سے ترا آب و تاب مین
دیکھا نہ مین نے شعلہ سوا اسکی آب مین

تم گلبدن ہو جاکے نہاؤ گلاب مین
ہم بادہ کش ہین غسل کرین گے شراب مین

شوخی سے کرتے چھپتے ہو جو لا ثانی غضب
کب ہاتھ آتے ہو جو تم آتے ہو خواب مین

نسخہ نہ پاؤ گے مرض عشق کا کبھی
کیا ڈھونڈتے ہو روز طبیبو کتاب مین

اس کم سنی پہ تو یہ بلا کی ہین شوخیان
کیا کیا غضب کریگا تو ظالم شباب مین

رخ پر نثار ہون کہ ہون زلفون پہ آپکی
کیا حکم ہے جناب کا بندے کے باب مین

وہ ناز وہ کرشمہ کہ اللہ کی پناہ
ہوتا ہے اک غضب جو وہ آتا ہے خواب مین

کیون تم دل سیاہ مین غیرونکے جاتے ہو
آسیب کا ہے خوف مکان خراب مین

لاکھون تڑپ تڑپ کے گذر جاتے جان سے
اچھا ہوا وہ چہرہ رہا جو نقاب مین

الفت مین تیری ہو گئے دشمن مرے تمام
پریان بھی مجھ سے لڑتی ہین آ آکے خواب مین

۵۸	محتاج ہے تمیز کا یارب سمجھ نہ کر ہے عرض ہوش کی یہی تیری جناب مین	۹

جلوہ گر خط ہے روئے زیبا مین
خضر بیٹھے ہین جلوہ دریا مین

رخ نہین گیسوئے چلیپا مین
ہے نصرانی بچہ کلیسا مین

رکھتے کافور مین ہین فلفل کو
جا ہے تل رخ مصفا مین

چشم تر مین ہے عکس خالون کا
یا کنول بہہ رہے ہین دریا مین

پا بزنجیر کرکے مجکو نہ ہنس
دیکھ تو ٹوٹے بھی ہین ترے پا مین

اوسکا رخسار آج دیکھون گا
یوسف آئے نظر ہین رویا مین

حلقہ ماتم قتیل نگاہ
آہوؤن سے ہوا ہے صحرا مین

اب جان بخش ہر ہے موئے خط
سولی ہے دامن مسیحا مین

ہوش اوس قد سے دون جو مین تشبیہ

۵۹	شاخ کیا ہے نہال طوبیٰ مین	۹

دل تپ فرقت سے رہتا ہے ہمارا آگ مین	یون سمندر بھی کہین جلتا نہوگا آگ مین
اشک آتش رنگ مین ٹکڑے جگر کے ہین ملے	تختہ پھولون کا کھلا ہے کر تماشا آگ مین
شعلہ رو یون پر ہوا ہے دل ہمارا مبتلا	جا رہا ہے دیکھیے نادان یہ کیسا آگ مین
آتشین چہرہ جو ڈوبا ہے پسینے مین ترا	آگ ہے پانی مین اور پانی ہے گویا آگ مین
آہ کا جلوہ دل سوزان مین سیرے ہے عجب	نخل بالیدہ کسی نے یون نہ دیکھا آگ مین
آگ ہمپر تم نہو صاحب کہ بے تقصیر ہین	کب روا ہے بے قصورون کو جلانا آگ مین
آہ آتش بار ہے ناصح یہان سے بھاگ جا	دیکھ جلکر خاک ہوگا جسم تیرا آگ مین
آتش غم نے لیا ہے گھیر دلکو یک بیک	دوڑو کوئی جل رہا ہے گھر ہمارا آگ مین

۶۰	آتشین عارض پہ اوسکے سبز خط ظاہر ہوا ہوش طرفہ ماجرا ہے سبزہ نکلا آگ مین	۵

شانہ جو رکھتا نہین وہ یار دیوانہ نہین	کب دل صد چاک کا اوس زلف مین شانہ نہین
اُس رخ روشن کا مفتون کچھ نہ سمجھے شمع کو	کاذبون سے عاشق صادق کو یارا نہین
قامت رعنا سے تیرے ہمسری کیا کر سکین	سرو مین شمشاد مین رفتار مستانہ نہین
دانہ زنجیر مین نعمت کی گنجایش کہان	گیسوون کے دام مین اے مرغ دل دانہ نہین

۶۱	ہوش دل سے کر خیال گیسوے جانانہ دور پالنا مار سیہ کا کار فرزانہ نہین	۷

ہماری آہ سحر مین اثر نہین تو نہین	یہ ایک سرو ہے اسکو ثمر نہین تو نہین
نہ میٹھی بات نہ گالی نصیب ہوتی ہے	نمک ہی دے مجھے ظالم شکر نہین تو نہین
ہے جنگ کو غمزہ و خال رخ تجھے کافی	سنان نہین تو نہین گر سپر نہین تو نہین
ہمارے ہی دل پہ داغ کی کرو گلگشت	چمن اگر کوئی پیش نظر نہین تو نہین

عزیز تمکو یہ داغ جگر نہین تو نہین شکر نہین تو نہین نیشکر نہین تو نہین		کسی غریب کا بن جائیگا چراغ مزار ہے کافی اوس لب شیرین قد کی یاد مجھے
۵	وہ ناتوان ہون کہ مور اسکے گھر مین رکھتی ہین جو ہو دوش میری سکونت کو گھر نہین تو نہین	۶۲
لگا رہا طرفہ تماشا ہے آگ پانی مین ہوا جہان مین شہرا ہے آگ پانی مین لگی یہ کیسی خدایا ہے آگ پانی مین ہے پانی آگ مین گویا ہے آگ پانی مین		عرق مین سرخ ہی رخ یا ہے آگ پانی مین ملا جو اشک کے ساتھ اپنا خون گرم جگر وہ بولے دیکھ کر آئینہ مین رخ روشن جو آب و تاب مین رخسار آتشین ہی ترا
۷	ڈبو کے پنجۂ رنگین کو حوض مین اے ہوش وہ شعلہ رو تو لگاتا ہے آگ پانی مین	۶۳
یا یہ دو مار گنج سے تکتے ہین تارے وقت سحر چھٹکتے ہین خوشے انگور کے لٹکتے ہین شعلے آتش کے ہین بھڑکتے ہین کفش پر اوسکی موتی ٹنکتے ہین پھول گلریز سے ٹپکتے ہین		منہ پہ گیسو ترے لٹکتے ہین گورے عارض پہ ہے عرق تیرے اشک آلودہ ہین کہان مژگان کیا عجب ہون وہ گرم وقت عتاب تو بھی گوہر فروش ہواے چشم منہ سے تیرے نکلتی ہین باتین
۷	بدگمانی کا ہو برا اے ہوش اپنے سایہ سے وہ ٹھٹکتے ہین	۶۴
دو شاخون مین ہم اک سحر جانتے ہین شجر کا ہم اپنے ثمر جانتے ہین ہم انجم کو گرد قمر جانتے ہین		نہین زلفین رخسار پہ جانتے ہین اس آہ سحر اور داغ جگر کو عرق کے نہین قطرے اس رخ کے اطراف

تری گالیون اور بوسے کو عاشق		نمک جانتے ہین شکر جانتے ہین
ہنر سے ہے بینائی چشم باطن		ہنرمند قدر ہنر جانتے ہین
ہوا بہرہ ور جو نہ علم و ہنر سے		اوسے دیدہ ور بے بصر جانتے ہین
۶۵	نرالا طریقہ ہے ہوش ان بتونکا یہ ظالم ستم کو ہنر جانتے ہین	۱۱
مبارک حضرت دل جلوہ گر ہے یار پہلو مین		کھلا ہے اوسکے رخ سے تختہ گلزار پہلو مین
نہ کیجے دور گر ہون عاشقان زار پہلو مین		رہا کرتے ہین اے گلفام گل کے خار پہلو مین
ذرا آکر خبر لیجے دوا کیجے دعا دیجے		جناب اسطرح کبتک دل رہے بیمار پہلو مین
مین گھبرایا بہت شب کو سحر ہونیکے دہوکے سے		کھلی جب آنکھ تو دیکھا ترا رخسار پہلو مین
ادا و ناز تیرے کیا سنان و تیغ سے کم ہین		رہا کرتی ہے اے سفاک کیون تلوار پہلو مین
صنم رشک مسیحا اک زمانہ تم کو کہتا ہے		غضب ہے یون ہمارا دل رہے بیمار پہلو مین
رہیگی بوے گل میرے پسینے مین قیامت تک		اگر سو جاے وہ گلرو مرے اکبار پہلو مین
نزاکت دیکھیے سوتے ہین جب وہ بستر گل پے		رگ گل اونکے چبھتی ہے برنگ خار پہلو مین
نہین معلوم دل کو لیگیا ہے کون کس جا سے		نظر آتا نہین ہی مرا غمخوار پہلو مین
ہنسو بولو نہ تھراؤ کہ وقت عیش و عشرت ہے		نہ بیٹھو سر جھکا کر اس طرح دلدار پہلو مین
۶۶	وہ دلکو باتون باتون مین اوڑا لیجائیگا اے ہوش عبث بیٹھا نہین آکر بت عیار پہلو مین	جہاں کے نیچے کیا ہے ۹ ۹ ۹ ۱۱۴ ۹ ۹
دریچہ مین عجب ناز و ادا سے تن کے بیٹھے ہین		قیامت حسن خود ہی اس پہ وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہین
ہوئی ہے ہاے میری قدر انکو بعد مرنیکے		کہ وہ روتے ہوے آگے مرے مدفن کے بیٹھے ہین
اگر اک آہ کھینچونگا مکان سارا جلا دونگا		انہین کہدو کہ جاکر گھر مین کیون دشمن کے بیٹھے ہین
نہا دہو کر جھمکڑے سے برآمد ہین دریچے مین		خدا کی شان ہے پر رشک پری وہ بن کے بیٹھے ہین

یہ جان کیون ڈھونڈتی پھرتی ہے تن مین حضرت دل کو
وہ چھپ کر گیسوؤن مین اُس بت پرفن کے بیٹھے ہین

قیامت ہی ادا تیری ہین آنکھین سحر باتین قہر
ہماری جان کے تو سب یہ دشمن بن کے بیٹھے ہین

جو ذکر سنا عدو آیا مجھے دکھلا کے وہ بولے
کہ دیکھو تو بڑے مشتاق یہ اس فن کے بیٹھے ہین

جھدا جب سے ترے پہلو تو خوش ہین حضرت دل بھی
نظر بازی کو آکر پاس اُس روزن کے بیٹھے ہین

۶۷	جمار ہتا ہے آنکھون مین مری نقشہ انہین کا ہوش وہ پھر کیون منہ چھپا کر آسرے چلمن کے بیٹھے ہین	۷

صورت اپنی یار دکھلاتا نہین
رک گیا ہے دم نکل جاتا نہین

دل مین آنے سے تجھے ہے کسکا ڈر
گھر ہے تیرا اس مین کیون آتا نہین

باغ سینہ داغ الفت سے ہوا
آکے یہان کیون دل وہ بہلاتا نہین

سنگدل ہو کیسے اللہ کی پناہ
مر رہا ہون رحم کچھ آتا نہین

دل کو لیکر کیا کھڑا انجان ہے
دیکھو تو شوخی کہ شرماتا نہین

ہم پہ جب بے رحمی وہی تیری رہی
فاتحہ کو قبر تک آتا نہین

۶۸	ہوش سے ایسی خطا کیا ہو گئی پاس اپنے تو جو بلواتا نہین	۹

ردیف واؤ

عارض اپنا دکھا رہے ہو
قرآن ہمکو پڑھا رہے ہو

رخ سے پردہ اوٹھا رہے ہو
جنت ہمکو دکھا رہے ہو

ابرو اپنی چڑھا رہے ہو
تیغہ ہم پر اوٹھا رہے ہو

آتش دل مین لگا رہے ہو
کعبہ کو تم جلا رہے ہو

لب سے لب کو ملا رہے ہو
تازی برفی جما رہے ہو

اس چشم تر مین آ رہے ہو مُردے قم سے اوٹھا رہے ہو دل مین سب کے تم آ رہے ہو		دریا مین تم نہا رہے ہو لب کو عیسیٰ بنا رہے ہو عرش اعظم پہ جا رہے ہو	۰
٦٩	رنگین مطلع سنا کے اے ہوش اک عالم کو لٹا رہے ہو		٥
خال تیرا کب ہے اک اورا یہ دے خدا ردو ایک چہرہ آپ کا اور طرہ طرار دو آستان سائی کا نقش اور اپنے دو تار سرشک اس دہان و گوش کو کہتا ہے عالم دیکھکر	ح یہ جلا کے سے	جنگ کرنے کے لئے ہے اک سپر تلوار دو بے تکلف صبح اک ہے شام ہین ایار دو ہے جبین پہ قشقہ اک اور دوش پر زنار دو غنچہ سربستہ اک ہے اور گل گلزار دو	
٧	کسطرح زلفون سے ہو رخ تک رسائی ہوش کو گنج تو یہ ایک ہے بیٹھے ہین او سپر مار دو		١١

نہ ہمکو اتنا ستا کے دیکھو نہ اس قدر دل جلا کے دیکھو
کتاب کوئی اوٹھا کے دیکھو نتیجے کیا ہین جفا کے دیکھو
تڑپتے دیکھو گے خلق ہر جا ہو رقص بسمل کا اک تماشا
تمہارا دل بھی بہت لگیگا ذرا تو ابرو ہلا کے دیکھو
وہ جان فشان ہون وہ باوفا ہون اوٹھاؤ تیغا تو سر جھکاؤن
لگاؤ خنجر تو مین دعا دون اگر ہے شک آزما کے دیکھو
مکان نہایت یہ خوشنما ہے فضا بہت ہی یہ جانفزا ہے
تمہاری یہ دل لگی کی جا ہے ہمارے دل مین تم آکے دیکھو
فرشتہ یا حور یا پری ہو نچاؤ گے ناچ تم سبھون کو
صداقت اسکی جو چاہتے ہو نقاب منہہ سے اوٹھا کے دیکھو

زمین پہ کوئی تڑپ رہا ہے کسی کا دم لب پہ آگیا ہے
جہان مین محشر بپا ہوا ہے تماشے بانکی ادا کے دیکھو
تمہارا ہوا نیاز مر رہا ہے تمہارا ہی دم وہ بھر رہا ہے
زمانہ افسوس کر رہا ہے جو اس مین شک ہی تو آکے دیکھو
جسے سمجھتے تھے ہم ہے بھولا بلا کا فتان وہ تو نکلا
چلا ہے انجان ہو کے کیسا بغل مین دل کو دبا کے دیکھو
مرا تو دم آگیا ہے لب تک تمہین خبر کچھ نہین ہے ابتک
رہیگی شرم و حیا یہ کب تک ذرا تو گھونگٹ اُٹھا کے دیکھو
نہ تمکو چھوڑینگے یون ہی اصلا کرینگے بوسون سے لال چہرہ
سزا یہ پاؤ گے ہم سے قبلہ ہمارے دل کو چرا کے دیکھو

۱۷	یہی تمہاری ہے گر تمنا یہین سے جنت کا ہو نظارا تو اوسکے اے ہوش رخ کا نقشا تم اپنے دل مین جما کے دیکھو	۵

یون حق مین ہو فنا کہ دوئی روبرو نہو
کہتے ہین اشکباری مری دیکھکر وہ یون
آجائے گر اجل بھی نہ دون گا مین جانکو
ہر چند تو سبو نکی ہے شہرگ سے بھی قریب
جاری کبھی زبان پہ مین اور تو نہو
دیکھو کہ راز عشق کہین کو بکو نہو
جب تک مرا حبیب مرے روبرو نہو
کیونکر وہ پائے جس کو تری جستجو نہو

۲۰	اپنے سے اوسکو کرکے جدا ہے ستم بڑا پرسان حال ہوش جو ایجان تو نہو	۹

کسواسطے شرماتے ہو گھونگٹ کو اوٹھادو
دو باتین کرو پیار کی اور ہمکو ہنسا دو
آئیگا اونہین رحم تو آجائینگے یہان تک
گھونگٹ کو اوٹھادو مجھے چہرے کو دکھادو
اے جان ذرا ناز سے ہونٹون کو ہلا دو
رو رو کے مرا حال ذرا اون کو سنادو

یون ہوتے رہین گے جو ان آنکھونکے اشارے	ہو جائیگا لاکھون ہی کا خون انکو جتا دو
مستی کی اداہٹ مین غضب بانکی سرخی	ہے لطف مجھے بوسہ جو ہونٹونکا ذرا دو
کیا شک ہے اگر انکو پریزادین جانون	اس حسن کا انسان کوئی ہو تو دکھا دو
ہونٹون پہ مری جان ہے یہان آکے تو دیکھو	ہاتھون سے تم اپنے مجھے شربت تو پلا دو
یوسف کی طرح خواب مین آئے ہو نظر تم	رہتے ہو کہان نام ہے کیا اپنا بتا دو

۷۳	کیا ہوش تڑپتا ہے جدائی مین خبر لو یہ کہکے او نہین دوستو آنسو کو بہا دو	۹

کسیکے تو دل کو اڑائے ہوئے ہو	بہت آنکھین اپنی چرائے ہوئے ہو
بہت ابرو اپنی چڑھائے ہوئے ہو	یہ تم تیغ کسپر اٹھائے ہوئے ہو
لگے گی نہین چوٹ مجکو نہ مارو	رگ و پے مین میری سمائے ہوئے ہو
ہے کیا شرم باتین کرو ہنستے ہنستے	دوپٹہ مین کیون منہہ چھپائے ہوئے ہو
ارادہ ہے کس کس کے شبخون کا صاحب	مسی سرخ لب پر جمائے ہوئے ہو
ہے پریون کا ڈر بام پر تم نجاؤ	کہ ہین بال کچھے نہائے ہوئے ہو
ہوا مین جو غش خال پر تو وہ بولے	بہت آج افیون کھائے ہوئے ہو
مرے دل کو لیکر نہ دو مجھکو دہوکا	اسے گیسوؤن مین چھپائے ہوئے ہو

۷۴	بہت بیقرار آرہے ہو نظر ہوش کسی سے مگر دل لگائے ہوئے ہو	۵

سنگ زیر سر گذارد عاشق مسکین او	زانوی نرم صنم گاہی نشد بالین او
گشت ای فرہاد شیرینت بہ محبوبم ببین	جان شیرین مردہ را بخشد لب شیرین او
جوہر آیینہ و آیینہ بنماید بہم	سینۂ صاف من دیا در نہ پرچین او
خوش نویس ما نیرنگ جہان غافل بود	خندۂ دندان نمایان می نماید سین او

ست شیشهٔ صد وعده را بشکست از سنگ خلاف
آن بت کافر که ثابت ہوش شد بر دین او

٥ ردیف ہای ہوز ٥

مرا ہے خون دل اور آہ سحر ہے ماجرا طرفہ — انگار آتشکدہ ہے یہ شجر ہے ماجرا طرفہ
تمہارا آج ہے چہرہ عرق آلودہ گرمی سے — خور و انجم ملے ہین یکدگر ہے ماجرا طرفہ
سحاب چشم نے میرے مگر ہی لی ہے طرز اپنی — برستے لعل ہین جاے گہر ہے ماجرا طرفہ
نہال قامت جانان مین یہ سیب ذقن کیسا — ہوا شمشاد مین پیدا ثمر ہے ماجرا طرفہ

٧٦ ثمر تخم شجر ہوتے نہین پیدا مگر اے ہوش
ہوئے ہین داغ میرے سینہ پر ہے ماجرا طرفہ ٧

کیا سج رہا ہے تجکو اے دلربا دوپٹہ — لاکھون کی لیگا جانین اک دن ترا دوپٹہ
آؤ عزیزو آؤ مجکو ذرا بچالو — دل لیچلا ہے میرا وہ خوشنما دوپٹہ
ہو جاے اک پکارا جنت سے حور آئی — نکلے جو اوڑ کر تو اے جان ہرا دوپٹہ
کھر و صنم ذرا تو ہونے دو مجکو صدقے — کھب جا رہا ہے دلمین یہ خوشنما دوپٹہ
بوٹے سے قد پہ تیرے اے غیرت حسینان — کیا زیب دے رہا ہے وہ بے بہا دوپٹہ
کیا لطف دے رہا ہے اُس بھولے مُنہ سے کہنا — تمکو قسم ہے سر کی چھوڑو مرا دوپٹہ

٧٧ ہے آشنا قدیمی تیرا تو ہوش اے جان
اُس سے چھپا نہ منہ کو سر کا ذرا دوپٹہ ٩

ردیف یای تحتانی

روے جانان اور ہے روے حسینان اور ہے — نظم قرآن اور ہے نظم گلستان اور ہے

اُسکے کاٹے سے تو اسکے بچھے سے چڑھجاے زہر		مار پیچان اور ہے گیسوے پیچان اور ہے
وہ ہی دو دن قطرہ افشان ہے یہ دایم خون فشان		تار باران اور ہے یہ دستہ مژگان اور ہے
اُسکے چکھنے سے تو اسکے دیکھنے سے لذت ملے		سیب بستان اور ہے سیب زنخدان اور ہے
اس سے اک دو آدمی جلجاین اس سے دو جہان		برق تابان اور ہے یہ آہ سوزان اور ہے
اس مین ہے رفتار وہ محروم ہے رفتار سے		قدِ جانان اور ہے سرو گلستان اور ہے
ایک حربا اُسکا عاشق اسکے ہین جن و بشر		دو دے تابان اور ہے مہر درخشان اور ہے
وار سے اُسکے تو جنبش سے ہوا سکی قتل خلق		تیغ برّان اور ہے ابروے جانان اور ہے

۶۸	اوسکو منحوس اس کو کہتے ہین تم مقصود کا ہوش کیوان اور ہے خال حسینان اور ہے	۱۳

گورے عارض پر عرق لانے لگے	آپ تارے دن کو چھٹکانے لگے
خط پہ گیسو آپ کے آنے لگے	سانپ دو مُنہی مین لہرانے لگے
اُس دہن کا وہ بیان فرمانے لگے	حضرت دل لامکان جانے لگے
آبلون مین خار دہس جانے لگے	ہم سے ننگے پیرہن پانے لگے
خال رخ پر موے خط آنے لگے	زاغ کے بچے پر آب لانے لگے
اشک دامن تک مرے آنے لگے	طفل سرکش پاؤن پھیلانے لگے
صاف دل مین مہر کیا اُنے لگے	آپ تو اب عرش پر جانے لگے
وہ رخ و گوش اپنے دکھلانے لگے	یہ سمن یہ گل ہے فرمانے لگے
آتشین رخ پر عرق لانے لگے	آب مین وہ آگ دکھلانے لگے
کشتہ خط کا ترے کیا ہے نصیب	خضر آکر اوس کو نہلانے لگے
عکس ابرو آئینہ مین جب پڑا	بچھو بچھو کہہ کے دکھلانے لگے
خال ہین گیسو سے باہم اس طرح	دام سے ہون جسطرح دانے لگے

۷۹	دیدۂ تر اس قدر ہے اشکبار لوگ سب اے ہوش بہہ جانے لگے	۷

سرو گلشن چاہیئے ہمکو نہ لالہ چاہیئے — قد بالا چاہیئے وہ روے زیبا چاہیئے

پھنک رہا ہے سینہ آہ سرد کھینچا چاہیئے — ہمدمو ٹھنڈی ہوا ہنگام گرما چاہیئے

جاکے کوے مشک مویان مین پکارا چاہیئے — لے دل صد چاک میرا جسکو شانہ چاہیئے

تار مین اشکونکے ہین لخت جگر کے گل گندھے — بیچتا ہون لو اگر پھولون کا گجرا چاہیئے

عشق مین چشم و لب شیرین کے ہون مین ناتوان — جان من بادام کا مجکو حریرا چاہیئے

یاد مین اس سرخ لب کے جان اب بیچین ہے — واسطے تسکین کے سرخاب پالا چاہیئے

۶۰	دیکھتے ہین لوگ قرآن دیکھکر ماہ رجب ہوش کو وہ مصحفی چہرہ دکھانا چاہیئے	۹

جان ہماری چاہیئے یا دل ہمارا چاہیئے — حکم ہو ان مین سے اے جان آپکو کیا چاہیئے

اوس لب شیرین کا بوسہ ہو گیا بارے نصیب — حضرت دل ہان مٹھائی آج بانٹا چاہیئے

بے ادب گل ہین کہ اس گلرو کے آگے ہنستے ہین — اے صبا ان کو طمانچے خوب مارا چاہیئے

بیچتے ہین دل کو ہم قیمت ہی اسکی اک ادا — ہے یہ ارزان لو اگر تمکو دلآرا چاہیئے

عاشق لاغر بھی تنکا سا پڑا ہوگا یہین — دیکھکر اچھی طرح سے فرش جھاڑا چاہیئے

[illegible] خط کو اس دل مضطر مین لانا ہی ضرور — ایسے پارے کو اسی بوٹی سے مارا چاہیئے

ر[illegible] بیٹھے کیون ہو لکے دینے مین مجھے کیا عذر ہے — لو ابھی لکھ دون اگر تمکو مچلکا چاہیئے

[illegible] لون شہرہ کسی کے ہی لب جان بخش کا — کیا فلک سے آے عیسی جاکے دیکھا چاہیئے

۸۱	دل کو لیکر ہوش سے بولا وہ طفل نازنین ہے کھلونا طرفہ اس سے روز کھیلا چاہیئے	۷

غیر تو کیا اپنی آنکھون سے چھپانا چاہیئے — کرکے آنکھین بند تجکو دل مین لانا چاہیئے

یہ بھی اُس شیریں دہن سے ہمسری کرنے لگا
نیشکر کی پوری پوری کو اُڑانا چاہیئے

کوچۂ دلکش میں تو میں آچکا عارض دکھاو
خلد دیکھا حور کو اے جان دکھانا چاہیئے

میرے دل کی تاک میں ہیں سب حسینان جہان
اسکو لیجا کر کہاں یارب چھپانا چاہیئے

بیٹھے بیٹھے سیر جنت کی اگر منظور ہے
دل میں اُس چہرے کے نقشہ کو جمانا چاہیئے

باندھ اے دل گیسوے مشکین جانان کا خیال
اس حبش کے ملک کو قبضہ میں لانا چاہیئے

۸۲	ہو رہی ہے سب حسینوں میں یہی تجویز روز کر کے کچھ فن ہوش بے دلکو اوڑانا چاہیئے	۱۱

تیری بہار حسن نہ گل کی پھبن میں ہے
نادان ہے عندلیب جو رہتی چمن میں ہے

اترا نہ قاتل اپنے تو گلگون لباس پر
تیرا شہید ناز بھی رنگین کفن میں ہے

حضرت بلال اُترے کو بتین ہیں غسل کو
خال سیاہ لب ترے چاہ ذقن میں ہے

فانوس کو ہے رشک تو حسرت شمع کو
اندام یار شعلہ بدن پیرہن میں ہے

خط کا حصار چاہیئے روے نگار کو
ہالے میں ماہتاب تو سورج گرہن میں ہے

آرام دل کا عالم وحدت میں ہے یقین
جو کشمکش ہے حضرت من ما و من میں ہے

ہوتی ہے خود غلط سے بھی دنیا میں رہبری
نور چراغ گرد ہے ظلمت لگن میں ہے

یکجا ہے عاشق لب و گیسو کو کب قرار
دن کو یمن میں ہے تو وہ شب کو ختن میں ہے

سرخی نہ لخت دل کی بدخشان کے لعل میں
اشکون کی آب و تاب نہ دُرِّ عدن میں ہے

گلشن میں جا کے دیکھے بھلا کیا یہ دل فگار
عارض کی طرح تیرے نہ اک گل چمن میں ہے

۸۳	اشعار ہوش سنکے جو مدہوش ہے جہان نشہ بھرا ہوا مگر اوس کے سخن میں ہے	

شب سیاہ کی مانند زلف مشکین ہے
جبین ہے مہ عرق روے یار پروین ہے

حنا لگا کے نجا باغ میں کہے نہ کوئی
کسیکے خون سے آلودہ دست گلچین ہے

تمہارے وحشی کو ہرگز نہین ہی جانکا خوف
نظر جو شیر بھی آئے تو شیر قالین ہے
تمہارے ہجر مین ہون شکل موج دریا مین
قرار اوسکو نہین ہے نہ مجکو تسکین ہے
کسیکے مال کی پروا نہین ہے سرکش کو
نہ دیکھے شمع لگن کی طرف کہ خود بین ہے
کیا ہے قتل خدا جانے آج کس کس کو
نہین حنا سے ترا ہاتھ خون سے رنگین ہے

۸۴	نہین ہے نزع کی سختی کا ہوش کو کچھ خوف تمہارے گوہر دندان کی یاد یٰسین ہے	۵

کس حلقۂ گیسو سے مری آنکھ لڑی ہے
زنجیر جنون کی مرے پاؤن مین پڑی ہے
چھلّے سے ترے ہاتھ کے گل کھائے ہین اپنے
گویا تن لاغر مرا پھولون کی چھڑی ہے
اشکون کی سفیدی ہی مین تن زرد کی صورت
تصویر طلائی ہے کہ چاندی مین جڑی ہے
کس بوٹے سے قد کی ہے اسے حسرت دیدار
جلتی ہوئی روتی ہوئی جو شمع کھڑی ہے

۸۵	اے ہوش ہمارے ہین سیہ بختونکے آثار قاتل کے لب سرخ پہ مستی کی دھڑی ہے	۶

جہان رفتار تیری دیکھکر اے یار حیران ہے
کہ ہے یہ کچھ عجائب سرو ہر جانب خرامان ہے
نظر کرکے ترے گیسو مین جلوہ روے روشن کا
مین حیران ہون کہ وقت شب طلوع مہر رخشان ہے
تباہی کاملونکے حال ہی سے ہوتی ہی لاحق
نظر کیجے فلک پر بدر کو ہر آن نقصان ہے
کسینے بھی نکلتے آگ سے دیکھا ہے پانی کو
عرق آلودہ پھر کیون آتشین رخسار جانان ہے
عجب کیا ہی ہماری خاک سے سبزے کے اُگنے کا
کہ اسمین کشتۂ خط کی کسیکے لاش پنہان ہے
نہایت ہی مطیع ہوش اب تو وہ بت پرفن
کیا پتھر کو موم اسنے عجب استاد دوران ہے

۸۶	چمن مین ہم نے جاکر ہر طرف دیکھا مگر اے ہوش رخ و خط کی طرح اون کے نہ لالہ ہے نہ ریحان ہے	۷

دستار مین وہ اپنی عوض گل کے کاشکے
ٹکڑون کو رکھتے میرے دل پاش پاش کے

خال سیاہ پر نہین گیسو یہ جلوہ گر
لب سے تمہارے دانتوں پہ مسی لگی ہوئی
روئے طلائی رنگ مین شیرین ہین لب ترے
ابرو کو کس نے چھیڑا جو شمشیر کی علم
گالی سے تیری کیون نہو دلمین مرے خلش

واللیل صاف ثبت ہے دانے پہ ماش کے
الماس مین جڑے ہین نگ نیلم تراش کے
طشت زرین مین ٹکڑے ہین برفی کی قاش کے
اے آفتاب حسن ہو تم کس قماش کے
شاکی طبیب بھی ہین نمک کی خراش کے

۸۷	کشتہ پڑا ہے سبزہ خط رخ کا کس کے ہوش طاؤس پھر رہے ہین جو اطراف لاش کے	۵

تیرے گیسوے در آمود سے گوہر لوٹے
اشک کی موج سے ہان سد سکندر ٹوٹے
خوبرو گرچہ گرے رتبہ سے عزت ہے وہی
نہ ستاؤ مجھے یہ دل شکنی خوب نہین

یا یہ مہرو ہین شب تار مین اختر ٹوٹے
سد سکندر کی تو کیا گنبد اخضر ٹوٹے
سر پہ رکھتے ہین کسی شاخ سے گل گر ٹوٹے
ظالمو دیکھو خدا کا نہ کہین گھر ٹوٹے

۸۸	ہوش اک دل ہے مرا فوج ہے غم کی بیحد کیا کرے ایک بھلا جس پہ کہ لشکر ٹوٹے	۵

بس ہے ابرو تیغ دستی ای ستمگر پھینکدے
اس دل صد چاک کو کر کے معطر پھینکدے
یہ تن لاغر جو دیکھا فرش پہ اوسنے کہا
کشتہ رخسار ہون جانان تسلی کے لئے

قتل کو میرے مژہ کافی ہے خنجر پھینکدے
سونگھنے کو طرہ گل کا بیش دلبر پھینکدے
آدمی تنکا پڑا ہے یہان اٹھا کر پھینکدے
جاتے جاتے قبر پر گلہائے احمر پھینکدے

۸۹	وہ بھی دیکھین لوٹنا لوٹن کبوتر کا ترے ہوش تو اپنا دل مضطر زمین پر پھینکدے	۵

چشم نرگس زلف سنبل سرو قد یار ہے
سین دندان صاد دیدہ لام گیسو قد الف

سبزہ خط غنچہ دہن عارض گل گلزار ہے
بلے ہے وہ لب یائے معکوس ابرو مدار ہے

ابرو بسم اللہ دندان سورہ ہی لیسین کا
ہے ہلال ابرو حرف پروین نقل خال سیاہ

زلف ہے واللیل قرآن آپکا رخسار ہے
مہ جبین خورشید تابان عارض دلدار ہے

۹۰
اشک شبنم آبلہ انگور سرو اے ہوش آہ
سینہ پر داغ اپنا تختہ گلزار ہے
۵

لوگ کہتے ہین جسکو پارا ہے
زلف مین دیکھو رخ تمہارا ہے
زیر ابرو ہے داغ چیچک کب
شعلہ آہ اوج پر ہے مرا

دل بیتاب وہ ہمارا ہے
شب کو خورشید آشکارا ہے
برج عقرب مین کوئی تارا ہے
یا ہوا پر روان غبارا ہے

۹۱
لاشہ ہوش پر یہ ہے ماتم
کس نے ایسا جوان مارا ہے
۵

کیون نہ دیدار کرے رشک چمن شاد مجھے
کبھی سنبل سے لپٹتا ہون کبھی سرو مین
چشم ہے سادہ تری ایک تو تل دوسرے پر
گل چڑھا دے مری تربت پہ لگا دے سبزہ

گل ہے رخ غنچہ دہن قد ترا شمشاد مجھے
زلف و قد آپکے آجاتے ہین جب یاد مجھے
درس کے واسطے آنکے صاد اک نعاد مجھے
عارض و خط ترے آتے ہین بہت یاد مجھے

۹۲
بھر کوزے مین بھرا مین نے نہین چشم مین اشک
ہوش کیونکر نہ کہا چاہیے استاد مجھے
۵

چمن مین جاؤن تو وہ یار مجکو یاد آتا ہے
کبھی تو آکے تربت پر چڑھاؤ چادر گل کو
چمن مین باغبان جانے دے تا سنبل کو دیکھون مین
گرون کیا ناتوانی سے نہین اٹھتا ہی ہاتھ اپنا

نظر کرنے سے گل رخسار مجکو یاد آتا ہے
تمہارا چہرہ اے دلدار مجکو یاد آتا ہے
کسیکا طرہ طرار مجکو یاد آتا ہے
گریبان کا مرے ہر تار مجکو یاد آتا ہے

امان ہے ہوش وہ ناگر تیغون سے وہ گئے ہین

۹۳	کہ بیچارہ بہت ہر بار مجکو یاد آتا ہے	۵

اشنا بولا نہ ابتک کوئی بھی افسوس ہے یہان خیال خال ہین کیا گل پہ گل کہاتے ہین ہم آپ بھی تو دیکھئے اسکا تماشا ایک روز شیخ جی کے جبۂ و دستار سے بچکر نکل	نالہ جانکاہ میرا اک صدائے کوس ہے وہان تن نازک پہ اوسکے نیلگون ملبوس ہے داغ ہر اک میرے دل کا حسرت طاؤس ہے بکر کی پگڑی ہے خرقہ سالوس ہے

۹۴	ہوش سے حال فروغ خانۂ تن کچھ نہ پوچھ شمع ہے داغ جگر سینہ مرا فانوس ہے	۵

نہ سمجھنا کہ جگر جلتا ہے گھر جلتا ہے اگر چار پہر سوزش اشک سے کیا چشم کو خوف شمع سے کم نہیں دل کی حالت	ترے دلسوز کا گھر جلتا ہے داغ دل آٹھ پہر جلتا ہے گرم پانی سے بھی گھر جلتا ہے وہ ادہر تو یہ ادہر جلتا ہے

۹۵	کس طرح ضبط کرون آہ کو ہوش جان جلتی ہے جگر جلتا ہے	۵

دل مرا قید تری زلف گرہ گیر مین ہے لاکھ تدبیر کرو کچھ بھی نہ حاصل ہوگا مردے قبرون سے نکلتے ہین زمین چیر کے آج دل نالان کے تو نالون کو ذرا اکر سن	آہ جو مونس جان تھا وہی زنجیر مین ہے وہ کبھی ٹل نہیں سکتا ہے جو تقدیر مین ہے لب مرے رشک مسیحا کا جو تقریر مین ہے سوز بس درد یہ کہان تیری مزامیر مین ہے

۹۶	بس نہ تھی فکر دہن ہلک عدم جانے کو ہوش مضمون کمر کی جو تو تحریر مین ہے	۵

فلک کو خبر تو مگر بے خبر ہے چلے آئے شوق سے دل مین میرے	مرا داغ دل رشک شمس و قمر ہے مین ہون آپکا اور یہ آپ ہی کا گھر ہے

	اگر نہ جانان سے ہوتا ہے وہ ہوکا		تداوس کا صنوبر ہے یا نیشکر ہے
	تری جستجو مین ہے آوارہ عالم		کوئی کو بکو ہے کوئی دربدر ہے

۹۷	کیا اوسنے اشکون کے دریا مین تسکین نہ پوچھو کہ گھر ہوش کا اب کدہر ہے	۱۱

وہ نہین ہم کہ کرین منہ سے شکایت تیری		سر بھی کاٹے تو کہینگے ہی عنایت تیری
دل لیا مال لیا جان لی میری تو نے	.	اے ستمگر ابھی پھر تی نہین نیت تیری
لے اے دل کہ تو اب ہم سے جدا ہوتا ہے		اونکا اک بوسہ لب ٹھیری ہی قیمت تیری
زیر شمشیر بھی ہم تجکو دعا دیتے ہین		کسقدر دیکھتے ہے دل سے ہمین الفت تیری
روز محشر جو خدا پوچھیگا کیا ہے فریاد		ہم تو چپ دیکھتے رہجا ینگے صورت تیری
وہ مزہ ہے ترے ہاتو نہین کہ بسمل بولے		وار اک اور بھی ہو تو ہے عنایت تیری
چھپ گئے اوس زلف مین کرتا ہی تو خسار کو پیا		اے دل غمزدہ اللہ رے حکمت تیری
ایک آفت ہے قیامت ہے ستمگر تو تو		تیری آنکھون ہی سے ظاہر ہے شرارت تیری
داغ الفت سے ہے پر نور مرا خانہ دل		شمع سے کہہ دو نہین مجکو ضرورت تیری
زرد رخ دیدہ تر میرے کہے دیتے ہین		کیا چھپاے سے کہین چھپتی ہی الفت تیری

۹۸	کیا ملا اوس بت پرفن کی محبت مین ہوش دل گیا مفت مین غارت ہوئی دولت تیری	۹

پردہ اٹھ کر جو نظر آئیگی صورت تیری		حور و غلمان کو بھی تڑپائیگی شہرت تیری
جو ہو بیمار محبت وہ کہین بچتا ہے	.	یہان فلاطون نہ چلیگی کبھی حکمت تیری
جان جانے کا تو غم مجکو نہین ہے ایسا		لے نہ ایمان مرا تو ہے عنایت تیری
جان کی تاک مین پھرتی ہی اجل شام و سحر		غمزۂ یار چلی دیکھ امانت تیری
ہے یہ اخلاص فقط دل کے اوڑانیکے لئے		جانتا ہون بت عیار مین حکمت تیری

دلبرون سے تجھے اے دل مین چھپاؤن کبتک گالیان دینے کو آتے ہین وہ اب تو ہر روز قبر پر اہل دول کے کوئی جا کر پوچھے		مجھ سے اب ہو نہین سکتی ہی حفاظت تیری عاشق زار ہے کیا اوج پہ قسمت تیری وہ حکومت ہی کہان تیری وہ دولت تیری
۹۹	گرچہ ہے عقل مجسم مگر اون کے آگے جاتی رہتی ہے کدہر ہوش فراست تیری	۹

قد ہے بوٹا سا آنکھ رسیلی بھولی بھولی صورت ہے
اس پہ غضب وہ بانکی ادا ہے ترچھی نظر اک آفت ہے

پردہ اوٹھانا جلوہ دکھانا چھپ جانا پھر پردے مین
شوق ہمارا کرتے ہو دونا یہ بھی تمہاری حکمت ہے

وہ ہے نزاکت بار نظر سے تن سے پسینا جاری ہو
سنگ بنا ہے اس پہ کلیجا آپ کا کیونکر حیرت ہے

دیکھتے ہی وہ نور کا چہرہ آتا ہے غش مجکو صنم
گنتے ہو ناحق میخوارون مین کیسی یہ مجھ پر تہمت ہے

توڑتے کیون ہین آپ مرا دل سوچ تو لیجے پہلے ذرا
آپ ہی کا تو قبلۂ عالم یہ بھی مکان خلوت ہے

رنگ بھبوکا آنکھ نشیلی سب سے نرالی چال تری
اس پہ قیامت اے مرے دلبر چاند سی تیری صورت ہے

سر پر طرہ ہاتھ مین گجرہ ہار گلے مین پھولون کا
بیٹھے ہین وہ کس ناز و ادا سے دیکھو خدا کی قدرت ہے

آتش غم سے تیرے مجھ پر قہر الٰہی ٹوٹ پڑا
جل کر دل تو راکھ ہوا اب جسم کی آئی نوبت ہے

۱۰۰	دم ہے لبون پر ہوش کا دلبر تم کو نہین ہے کچھ بھی خبر منصف ہو کر تم ہی کہو کیا نام اسی کا الفت ہے	ے

دل بیچتے ہین جان بھی ہم کیون نہین لیتے
اک بوسۂ لب دیکے صنم کیون نہین لیتے

صورت تو کہین دیکھ لون دل بھر کے تمہاری
کہدو ملک الموت سے دم کیون نہین لیتے

تکرار رہے دل کے چکانے مین یہ کبتک
صاحب اسے بے دام و درم کیون نہین لیتے

سر چڑھنے لگے ہین یہ بہت ابر کے ٹکڑے
تم انکی خبر دیدۂ نم کیون نہین لیتے

ہے ایک لگاؤ اس دل پر داغ کی قیمت
تم مول یہ گلزار ارم کیون نہین لیتے

گر ہاتھ لگا زلف کو اسنے نہ ہو برہم
ہم اب سے نہ چھیڑینگے قسم کیون نہین لیتے

۱۰۱	کھل جائے گا سب حال ہوس بازون کا اے ہوش وہ ہاتھ مین شمشیر دو دم کیون نہین لیتے	ے

جلانا دل کو بیکس کے برا ہے
یہ وہ گھر ہے مکین جسکا خدا ہے

جسے دیکھو تجھی پر مر رہا ہے
غضب ظالم تری بانکی ادا ہے

مقدر پر مرے رونیکی جا ہے
کہ مجھ سے دلربا میرا خفا ہے

جو ہم کو تم نہ پوچھو تو نہ پوچھو
خدا ہے ہم غریبون کا خدا ہے

مرا دل کھا رہا ہے داغ پر داغ
محبت مین تری یہ پھل ملا ہے

نہ دو رنج اس دل بیکس کو ناحق
ستانا بے قصورون کا خطا ہے

۱۰۲	غنیمت جان دم کو ہوش کے اب یہی دل سوز تیرا اک رہا ہے	ے

تمہارے حسن کا چرچا فلک پر بھی نہایت ہے
تمہین کرنیکو نظارہ ترستی حور جنت ہے

اتر کر کیون فلک سے آئے ہین حضرت عیسیٰ
کہان صحت وہ پاتا ہے جو بیمار محبت ہے

بڑی محنت سے ملتی ہے اگر ملتی ہی گالی بھی
کرین وہ ہنس کے کچھ باتین کب ایسی اپنی قسمت ہے

ہوا اٹھا ہوں لاغر بگھے ہیں استخوان باقی — سگان کوے جانان لو تمہاری کہاں آج دعوت ہے
حسین جتنے ہین تیری گالیاں کھاتے ہین — عجب تیرے دہن مین اے مرے دلبر حلاوت ہے
بتان سنگدل ہین یہ کہان آتا ہے رحم انکو — خدا کے بندون کو پامال کرنا انکی عادت ہے

۱۰۳ بہت روٹھے رہے ملجایئے اب ہوش سے آکر
کہان کا غصہ یہ صاحب کدہر کی یہ کدورت ہے ۱۳

کرتی ہے غضب یون تو بہت شوخی نظر کی — لیتی ہے مگر جان نگہ تیری کمر کی
جل ہی گئے آتش سے جدائی کی یہ دوگر — لی تم نے خبر آہ نہ دل کی نہ جگر کی
جنت سے نظارے کو نکل آئی ہین حورین — نکلی ہے سواری جو مرے رشک قمر کی
چھڑکا و ترے صحن مین آنسو سے مرے ہے — کچھ قدر نہین تجکو مگر دیدۂ تر کی
نظرون سے خلایق کے چھپاتے ہین وہ خود کو — نازک ہین نہین تاب انہین بار نظر کی
اوس زلف کی پھیلی ہی مہک جیسے جہان مین — کچھ قدر نہین مشک کی عنبر کی اگر کی
چوٹی تو بہت ہے تری چلی جاتی ہے ہر روز — لکھا ہے نہ دل لیجے خبر اپنی کمر کی
آتی ہے بہت یاد تری زلف معنبر — تربت پہ مری لاکے جلاتی اگر کی
ہے جنگل پہ کسی وقت کسی پاس تو ٹھہرے — بجلی سے زیادہ ہے تری شوخی نظر کی
حاضر ہے یہ دل کسلئے رہتے نہین آمین — ناحق مرے صاحب ہے تلاش آپ کو گھر کی
وہ دیدہ غضب ناز غضب بات غضب ہے — ان سب مین غضب ہی تو ہے آفت ہے کمر کی
ٹھہرو تو ذرا قد یہ فدا ہونے دو دل کو — لینے دو بلائین مجھے اس زلف کی سر کی

۱۰۴ روٹھے نہ رہو ہوش سے ملجاو بیاو آو
یہ غصہ کہان کا یہ کدورت ہے کدہر کی

سر سے پا تک بس گیا نقشہ ترا آنکھون مین ہے — جلوہ گر تجلی نہین تو دلربا آنکھون مین ہے
بیٹھے ہی بیٹھے مجھے ہے سیر جنت کی نصیب — اے صنم جیسے رخ زیبا ترا آنکھون مین ہے

جسطرف مین دیکھتا ہون تو ہی آتا ہے نظر ۔ اسقدر تیرا تصور بس گیا آنکھون مین ہے
دیدہ پر ہے دید حاصل شاہد یکتا کی اب ۔ ڈھونڈتے تھے جسکو ہم وہ دلربا آنکھون مین ہے
اتنی صاحب ہو رہی ہے پردہ پوشی کسلئے ۔ روز و شب یان تو سراپا آپکا آنکھون مین ہے
ہوگئے دونو جہان ناچیز نظرون مین مری ۔ جلوہ فرما جبسے جانِ جان مرا آنکھون مین ہے

۱۰۵	ہل رہا ہے سامنے اے ہوش مژگان کا چنور دلبر رعنا مرا رونق فزا آنکھون مین ہے	۱۱

روز آتا ہے طلب نامہ تمہارا کیا ہے ۔ مفت دل مانگتے ہو اس پہ تقاضا کیا ہے
چل رہا ہے جو یہ دم اسکا بھروسا کیا ہے ۔ تو لگا یار سے بیفکر تو بیٹھا کیا ہے
آشنا ہم تو قدیمی ہین ذرا یاد کرو ۔ ہمسے کیون پردہ ہے انجان یہ بنا کیا ہے
تن کا جامہ مجھے پہنا کے چھپے ہین کیون آپ ۔ اس سے ظاہر نہوا آپ کا منشا کیا ہے
ہم تو دیرینہ ہین محرم نہین آتے کیون پاس ۔ دور ہی دور سے یہ جلوہ دکھانا کیا ہے
دو جہان کا ہے تماشا تو اسی مین موجود ۔ دیکھو انسان طلسمات کا پتلا کیا ہے
وہ چھپا ہے بت عیار تجھی مین اے دل ۔ کو بکو اوسکے تجسس مین تو پھرتا کیا ہے
کون ہو آئے کہان سے ہو کدھر جاؤگے ۔ سوچو اے حضرت دل کام تمہارا کیا ہے
اصل کی ڈھونڈ سے ہو وصل الٰہی حاصل ۔ موج کیا قطرہ ہے کیا سوچو تو دریا کیا ہے
ہم تو پہچانگئے تمکو نہ انجان بنو ۔ روز یہ روپ بدلنا یہ ٹھگانا کیا ہے

۱۰۶	دوڑتا ہون جو گلے ملنے کو اونکے اے ہوش روک دیتا ہے ادب کہہ کے یہ کرتا کیا ہے	۱۱

موجود ہے دل ہوش کو منظور اگر ہے ۔ رہجا تو اسی مین کہ تمہارا ہی یہ گھر ہے
آہستہ چلو دوڑ کے چلنے مین خطر ہے ۔ کٹ جائیگی بل بال سے باریک کمر ہے
[illegible] ۔ آتی بھی نہین موت الٰہی یہ کدھر ہے

حیرت ہے کہان سے یہ نکلتے ہین دُرِ اشک
اے دیدۂ تر تو بھی بڑا شعبدہ گر ہے

تم جان جہان حور ہو یا ہو تو پری ہو
اس حسن و ادا کا تو نہین کوئی بشر ہے

اللہ نے نازک ہمہ تن تجھکو بنایا
تو گل ہے رگِ گل تری نازک کمر ہے

کب چھوڑتے ہین اسکو اوڑا لینگے وہ اک روز
جاتے ہین تو دل ہی کیطرف انکی نظر ہے

دم لب پہ ہی دنیا سے ہم اب ہوتے ہین رخصت
اس وقت مین اے رشکِ مسیحا تو کدھر ہے

اونکے لب شیرین کی صفت ہم سے تو پوچھو
دیکھے ہی سے ملتا ہے مزا یہ وہ شکر ہے

اولاد ہم آدم کی ہین چھوڑینگے نہ جنت
حقدار ہین ہم اسلئے کہ یہ ملکِ پدر ہے

۱۰۷	پیوند زمین ہو گئے جس وقت یہان ہم وہ ڈھونڈتے نکلے ہین کہان ہوش کا گھر ہے	۱۱

تجھی سے جلوہ گر سارا جہان ہے
عجب اسپر کہ تو سب سے نہان ہے

رہا کرتے ہے جسکے پاس ہر دم
ذرہ ڈھونڈو کہ وہ ہمدم کہان ہے

گر اپنے دوست کے ملنے کی کچھ فکر
تو کیا محوِ تماشائے جہان ہے

خودی اپنی مٹا کر تو ذرا دیکھ
عیان ہوتا ہے جو تجھ مین نہان ہے

حقیقت دل کی ابتک تو نہ سمجھا
مکین ہے کون یہ کس کا مکان ہے

ملا ہے ہمکو اک محبوب یکتا
غضب ہے حسن اسپر مہربان ہے

چلا ہے تو جو لیکر میرے دل کو
بتا اپنا پتا رہتا کہان ہے

یہان سے لامکان تک ڈھونڈ مارا
نجانا اپنے ہی مین وہ نہان ہے

عجب ہے دل ہمارا ماشاء اللہ
کہ جو تھا لامکان مین وہ یہان ہے

دوئی سے در گذرا وس ایک کو ڈھونڈ
بنایا جسنے یہ دونو جہان ہے

۱۰۸	جہان مین ڈھونڈنا کیسا یہ اے ہوش تجھی مین تو ترا جان جہان ہے	۷

ترا جانا صنم حق مین ہمارے اک قیامت ہے
کلیجا پانی ہوتا ہے نہ مٹکا اپنی آنکھون کو
یہان تو جان بلب ہم ہین خبر تک کچھ نہین تمکو
کہان امید وہ باندہین کرین اخلاص کیا ہم سے
نہ دیکھون گر تجھے دم بھر جگر کے ٹکڑے ہوتے ہین
ہوئی تقصیر کیا ایسی جو ہمپر ہو بہت برہم

قیامت ہے قیامت ہے مصیبت ہے مصیبت ہے
بلا کا سحر ہے ان مین قیامت کی شرارت ہے
بھلا کیا قبلۂ عالم اسی کا نام الفت ہے
جو اک گالی بھی دیدین تو بڑی انکی عنایت ہے
بلائے ناگہانی حق مین میرے یا تری فرقت ہے
نہ سابق سی نہ الفت ہی نہ ایصاحب عنایت ہے

۱۵	لبون پر ہوش کا دم ہے ذرا تو رحم فرماؤ کہ آکر دیکھنے مین اوسکو ایسی کیا قباحت ہے	۹

کرتے ہین غضب کی آنکھون کے اشارے
عارض پہ ترے دیکھ کے یہ جلوہ افشان
ہم سا نہ وفادار کوئی تم کو ملیگا
اغیار رہین پاس مرے لوٹتے ایمان
دل مین مرے یا چشم مین میری کرو مسکن
فریاد ستم حشر مین کیا دل یہ کرے گا
جاتے ہین جدہر ہم لئے پھرتے ہین تمہین کو
کیا مارا اگر کشتے کو مارا بھی کسی نے

چھریان پھری جاتی ہین کلیجے پہ ہمارے
کہتا ہے جہان دن کو چمکتے ہین ستارے
معلوم نہین ہوگا صنم بعد ہمارے
ہم کرتے رہین دور سے افسوس نظارے
اسمین رہو یا اوسمین یہ دو گھر ہین تمہارے
وہ اسکو ملا لینگے وہان کرکے اشارے
ہو جلوہ فگن شام و سحر دل مین ہمارے
وہ جان تو جوان مرد ہے جو نعش کو مارے

۱۱۰	کب تک کہ اب ہوش کو پامال کروگے [illegible] مان ہین غمزے ناز نخرے تمہارے	۹

دیدہ اسکا غضب ہے آفت ہے
جس سے جانون پہ آئی آفت ہے
کیا ہے تکرار نے بھی لو دل کو

دیکھو قامت کو تو قیامت ہے
یہی خانہ خراب الفت ہے
مانگتا کون تم سے قیمت ہے

ہمسری اتنی اُسکے گیسو سے
شوق دل کا دوچند کرتے ہو
گالیان دینے کو وہ آتے ہین
ٹکڑے ٹکڑے ہو سنگ کا بھی جگر
وہ جوانی مین کیا غضب ہوگا

آئی اے شام تیری شامت ہے
منھ چھپانا بھی ایک حکمت ہے
اوج پر آج میری قسمت ہے
ایسی پر درد میری حالت ہے
کمسنی مین تو ایک آفت ہے

۱۱۱	پھر ملیگا نہ تجھکو ایسا کوئی جان دم ہوش کا غنیمت ہے	۹

ہے لبون پر دم مرا آؤ خدا کے واسطے
اب دوپٹہ منھ سے سرکاؤ خدا کے واسطے
لب کے بوسے لیتے ہی وہ مجھسے یون کہنے لگے
دیکھ لیگا کوئی تو تمکو نظر لگجائیگی
دل رہے کب تک جدائی مین تمھاری غم زدہ
آؤ آؤ پاس بیٹھو ہنس کے کچھ باتین کرو
زلف کو چھیڑا تو ہنس کر مجھسے وہ کہنے لگے
غم کے مارے کردیا ہے تنگ اس دل نے مجھے

قسم کھاؤ دیکھکر جاؤ خدا کے واسطے
یہ ابن کھاؤ ایون نہ شرماؤ خدا کے واسطے
جانکر برق نہ چلکر جاؤ خدا کے واسطے
بام پر جانان نہ تم جاؤ خدا کے واسطے
ایک دن تو آکے بہلاؤ خدا کے واسطے
اُنکے دل کورے نہ بن جاؤ خدا کے واسطے
تم کو سودا ہے دوا کھاؤ خدا کے واسطے
اپنے دیوانے کو لیجاؤ خدا کے واسطے

	ہوش سے کب تک رہو گے اسقدر روٹھے ہوئے غصہ اتنا کیا ہے ملجاؤ خدا کے واسطے	

۱۱۲	ریختہ بزبان زنان	۹۰

پاس سے میرے ہٹو دیکھو مین گالی دونگی
دھینگا مشتی یہ نہین خوب جتا دیتی ہون

اب مرا نام نہ لو دیکھو مین گالی دونگی
ہاتھا پائی نکرو دیکھو مین گالی دونگی

لاکھ باتین مین سنا دونگی نہ چھیڑو مجکو
سر کو یہان سے نہین تو دیکھو مین گالی دونگی

کچھ بھی غیرت ہو تو عزت کو سنبھالو اپنی
مجکو چھیڑا نکرو دیکھو مین گالی دونگی

چھیڑ کون کتنا ہی تو تم لپٹے چلے جاتے ہو
اتنے بے شرم نہو دیکھو مین گالی دونگی

اپنے مطلب ہی کی کرتے ہو ہنسی مین باتین
یون نہ تم مجھ سے ہنسو دیکھو مین گالی دونگی

آدمیت سے رہو چھوڑ دو دوپٹہ میرا
پاس عزت کا رکھو دیکھو مین گالی دونگی

مجھ سے گھٹا نکرو ہاتھ لگاؤ نہ مجھے
آگے جو ہوگا وہ ہو دیکھو مین گالی دونگی

منہ نہ کھلواؤ مرا چھیڑ کے مجکو اے ہوش
تم خفا ہو کہ نہ ہو دیکھو مین گالی دونگی

۱۱۳ — بیان بیوفائی دنیا — ۱۱

رفاقت دیگی کب دولت ہماری
چلی جائیگی بس تنہا سواری

نہو مغرور اس دنیا پہ اتنا
رہیگی کب یہ شوکت یہ عماری

سکندر ہے کہان دارا کہان ہے
کدہر ہے انکی شان تاجداری

رہا قارون نہ قارون کا خزانہ
نہ حکم نادری و شہریاری

خدا بر لائے گر تیری مرادین
غریبون کی تو کر حاجت برآری

نہو مغرور مانند عزازیل
بنا ہے خاک سے کر خاکساری

ارے غافل ذرا شرما گنہ سے
جہان تک ہو سکے کر اشکباری

کہ آخر کوچ ہے تیرا یہان سے
نہین رہنے کی تیری دستیاری

عدم کو جا رہے ہین آگے پیچھے
تری بھی آئیگی اک روز باری

لحد مین ڈال دینگے تجکو آخر
کریگا وان نہ تیری کوئی یاری

فنا ہونا ہے سب کو ایک دن ہوش

۱۱۴	فقط باقی رہیگی ذات باری	۷

واستم زو امید انعامی — بمروت ندا د دشنامی
سیر ساند مرا بجانۂ گور — آہوئے چشم اوست بہرامی
بے نشانان کوئے عزلت را — ہمچو عنقاست شہرت نامی
ہست در رقص عاشق بسمل — کن تماشا نشستہ بر بامی
بر مزار شہید چشم صنم — نقوش دمیدست نخل بادامی
مردم چشم ترک کج کلہ ست — ابروے پرخم است صمصامی

ہوش ہیہات خون من شده
تازہ چہرۂ گل اندامے

۱۱۵	مخمس وغیرہ	۵

ترجیع بند در عرفان

من عرفت کے مین ہوا راز سے جسدم محرم — نظر آنے لگا اپنے ہی مین وہ نور قدم
غور سے دیکھا تو نکلا وہ قدیمی ہمدم — کیون نہ حیرت سے ہو جاری یہ زبان پہ ہیہم

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

اوٹھ گیا پیش نظر سے جو خودی کا پردا — نظر آنے لگا اوس جان جہان کا جلوا
غش ہوا دیکھ کے دل اوسکے نئے ناز و ادا — حالت وجد مین بے ساختہ یہ پڑہنے لگا

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

ڈھونڈھتا پھرتا تھا بازاروں میں گھر دشمن اکثر
ناگہاں بن گیا پانی میں جو پانی گھل گیا

اصل کا اپنے پتا کچھ نہین پاتا تھا مگر
شعر یہ پڑھنے لگا ہوکے نہایت ششدر

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

دل تھا تاریک شب تار کی مانند اپنا
دل جو روشن ہوا ناگاہ نظر آنے لگا

اسلیے اوس مین وہ محبوب یگانہ تھا چھپا
جان سے نکلی یہ صدا دیکھکے جلوہ اوسکا

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در گوزہ و من تشنہ دہان میگردم

موج دریا مین جو اسے ہوش نمودار ہوئی
ناگہان بن گئی دریا جو خودی اوسکی مٹی

بولی اپنے مین ہون مین کون کہان سے آئی
ہوکے حیرت زدہ یہ شعر زبان پر لائی

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

١١٦	مخمس	١٧

ای خسرو عالی ہمم وی غیرت دارا و جم
گردون خیم انجم خدم جوزا حشم برجیس دم

صدر عرب فخر عجم بدر شرف مہر کرم
کی میشود وصفت رقم دو پارہ شد اینک قلم

رویش شدہ از شرم نم افگندہ سر را لاجرم

تا ذات تو منصور شد بدخواہ تو مقہور شد
فیضان تو مشہور شد در ہر طرف مذکور شد

رنجور شد معذور شد مجبور شد مفرور شد
از تو جہان پر نور شد معمور شد مسرور شد

ممنون تو جمہور شد ہم دور شد جور و ستم

از نام تو دولت رسد صولت رسد نصرت رسد

از روی تو فرحت رسد نعمت رسد رحمت رسد

از لطف تو عزت رسد همت رسد قوت رسد — نکبت رود برکت رسد محنت رود راحت رسد
عسرت رود عشرت رسد یعنی رود رنج و الم

بر تو فدا خویشان کنم یا این تن بیجان کنم — یا این دل حیران کنم یا بی تکلف جان کنم
یا دولت و سامان کنم اینها چه من قربان کنم — ارشاد کن تا آن کنم خوش طاعت فرمان کنم
بر خویشتن احسان کنم بر بخت خود نازان شوم

مثل تو دریادل کجا آسان کن مشکل کجا — بخشنده سائل کجا عالم کجا عامل کجا
مقبل کجا باسل کجا قابل کجا کامل کجا — فاضل کجا عاقل کجا عادل کجا باذل کجا
غیر ترا حاصل کجا این خوی خوش این فضل هم

تو کیستی ای آسمان کن حال خود آخر عیان — هر جا که می باشم روان هستی چرا با من دوان
زینجا برو ای مهربان سایه فگن بر دیگران — پشت و پناهم هست آن کاندر جهان یکقدردان
مثلش نباشد بیگمان در ظل الطافش خوشم

گشتم درین کون و مکان بسیار جستم در جهان — مثلت ندید قدردان مثلت ندیدم مهربان
شاهد برین گر و بیان حاضر دو مردم هر زمان — پرسی چو از ایشان نشان دارند در چشمم مکان
هم بهر تصدیقت بر آن موجودم ار گیری قسم

از فتنه انگیزان چه غم از دشمنان جان چه غم — از جمله بدخواهان چه غم باشم چو بیسامان چه غم
گر کس نشد پرسان چه غم مشکل نشد آسان چه غم — از نکبت حرمان چه غم از گردش دوران چه غم
هم زین چه غم هم زان چه غم هرگه که هستی سرورم

من خادم آن حضرتم عالی بر آمد قسمتم — هر کس کند زان عزتم فوق السما شد رفعتم
جم جاه و دارا رتبتم شکر خدا خوش قسمتم — من فیض یاب خدمتم در عیشم و در راحتم
باشد برات دولتم خاک در آن محترم

ای پیشوا ای مقتدا مثلت کجا زیر سما — شاید شمیم جانفزا از خلق تو باد صبا

بُرده سوی گلزارها گل شد معطر جابجا
بر خوی نیکت مرحبا صد مرحبا صلّ علی

مدّاح تو صبح و مسا اهل عرب اهل عجم

خاک رهت سر تا بپا آخرم شدم شکر خدا
گاهی بَرَد سوی سما گاهی نماید باغها
زان رتبه شد برتر مرا بر دوش بنشاند صبا
سیری کنم صبح و مسا اکنون ز لطف کبریا

هست این تمنا این رجا کافتم به پیش آن قدم

عهد تو عهد داد شد گم ناله و فریاد شد
این سرزمین بغداد شد از تو جهان آباد شد
ظالم به غم همزاد شد از خانمان برباد شد
از درد و رنج آزاد و خلق خدا دل شاد شد

با هم مبارکباد شد کامد شه صاحب کرم

از جمله عالم برتری در فضل و در دانشوری
ذیشان و والاگوهری ذی قدر و صاحب افسری
شاه عدالت گستری سردار عالم پروری
ذی جوهری نیک اختری خوش منظری خوش سروری

خوش کرد بختم یاوری کین آستان را یافتم

ای خسرو عالی گهر مدحت کنم شام و سحر
حال پریشانم نگر تا چند گردم در بدر
جز تو ندارم کس دگر از رحم کن سویم گذر
شد خسته جان زخمی جگر حاصل نشد مقصد مگر

از لطف فرما یک نظر تا دور گردد رنج و غم

ای سرور مسندنشین بهر خدا سویم ببین
با رنج و محنت همقرین افسرده دل اندوهگین
تا چند باشم این چنین آفت کشش چرخ برین
حیرت کنند اهل زمین وابسته ات باشد حزین

آخر بحال کمترین رحمی کن ای عالی همم

لطفت گر من یابنده ام بر بخت خود نازنده ام
در بندگی پاینده ام خوشنودیت خواهنده ام
سر بر فلک ساینده ام من بنده ام تا زنده ام
تا جان به تن دارنده ام مالک ترا داننده ام

مدحت ز دل خواننده ام آناً فاناً دمبدم

ای هوش پروانه جان شو ای زبان گرد دهان
این مژده عالم را رسان مخلوق را کن شادمان

کہ مدتیست ان و اوان صاحب مروت قدردان ۔ ہم چارہ بیچارگان ہم فیض بخش یکسان

قصد قلم شادی کنان ہر گہ کند وصفش رقم

۱۱۷ ## مخمس بر غزل اسیر صاحب ۲

جس بحر مین فراق کی لکھی دلیل ہے ۔ جس بحر مین اس آہ کی کچھ قال و قیل ہے
جس بحر مین کہ زلف کا ذکر جمیل ہے ۔ جس بحر مین کہ وصف قد بیعدیل ہے

بحر خفیف بھی ہے تو بحر طویل ہے

گردن کشی نکر کہ ہے عیش جہان قلیل ۔ فوارہ دیکھنے سے یہ ثابت ہوئی دلیل
کی جس نے سرکشی وہی آخر ہوا ذلیل ۔ اتنا غرور خوب نہین ہے سوار فیل

کچھ یاد بھی تجکو قصہ اصحاب فیل ہے

رو رو کہا مگر نہ ملا بوسہ حبیب ۔ قربان ہوا مگر نہ ملا بوسہ حبیب
دل تک دیا مگر نہ ملا بوسہ حبیب ۔ سائل رہا مگر نہ ملا بوسہ حبیب

گویا کہ گنج حسن بھی مال بخیل ہے

طراری مین ہے طرہ طرار یار طاق ۔ دل کھوے جسکو اوس سے ہو ملنے کا اتفاق
کیجے جو اوسکی شرح نہین ہے یہ کچھ مذاق ۔ اوسکے بیان کو چاہیے طول شب فراق

زلف سیاہ یار کا قصہ طویل ہے

طوفان غم اوٹھاتا ہے موجون کا قافلہ ۔ عبرت ہمین دلاتا ہے موجون کا قافلہ
رمز فنا دکھاتا ہے موجون کا قافلہ ۔ ملک عدم کو جاتا ہے موجون کا قافلہ

دریا مین جو حباب ہے کوس رحیل ہے

ہے لب مین میرے معجزہ حضرت مسیح ۔ اسمین تو پائی جاتی ہے سب سیرت مسیح
پھر تجھ سے کم نہ کیون ہو بھلا شہرت مسیح ۔ مردون کو زندہ کرتا ہے تو صورت مسیح

صحت او سے نصیب جو تیرا علیل ہے

طوبیٰ کی طرح قد وہ نمایان ہے اے اسیر
رخسار حور روضۂ رضوان ہے اے اسیر
کرکے نظارہ ہوش بھی حیران ہے اے اسیر
گلزار خلد کوچۂ جانان ہے اے اسیر
روئے وہان جو آنکھ وہی سلسبیل ہے

۱۱۸ مخمس بر غزل شہید صاحب ۷

خوشنما گل ہی نہ دلچسپ اسقدر گلزار ہے
دیدہ کے قابل تماشا دیکھ اے دلدار ہے
طرفہ زرین بال شاہین مہر پر انوار ہے
آسمان نیلہ کبوتر ماہ نو منقار ہے
نسر طایر بال و پر کھولے ہوے طیار ہے

کچھ اثر اپنا دوا کو بھی دکھانے کی نہین
جان درد عشق سے آرام پانیکی نہین
چھوڑ کر مجھکو یہ بیماری تو جانے کی نہین
یہان مسیحا تیری حکمت کام آنیکی نہین
وہ نہین بچتا محبت کا جسے آزار ہے

آہ آتش بار سے آگ تھوڑی طفل اشک
جا کے پہونچا صاحب خانہ کو گرمی طفل اشک
آنکھ گھر ہے صاحب خانہ ہے پتلی طفل اشک
چشم تر کو چاہیے مژگان کی ٹٹی طفل اشک
موسم بارش ہے گھر مین آ رہی بوچھار ہے

جب سے ہے شبنم کی کرتی کا پہناوا پسند
پھاڑنا ہمکو ہوا ہے جیب اور دامان پسند
جوش وحشت مین ہوئی ہے حالت مستانہ پسند
کسوت عریان تنی شبنم صفت ہے یان پسند
جامہ گل کا قبا ہے اور غنچہ کج کیا دستار ہے

دیکھیے کس کس کو بزم ناز مین بیخود کرے
دیدۂ مخمور سے ڈرتا ہون اے ساقی ترے
اسطرح مین سن رہا ہون اب زبان خلق سے
ہے ترا خال سیہ گوشے مین چشم مست کے
میکدے مین پی کے مے زنگی بچہ سرشار ہے

عمر آخر ہو گئی یان دیکھتے تیری ہی راہ — کیا کسی سے یون ہی کرتے ہین محبت مین نباہ
دیکھ مجھ سے بعد مردن بھی چھٹی تیری نہ چاہ — لوح آئینہ سر تربت پہ میری ہے گواہ
مر گیا ہون پر تصور مین ترا رخسار ہے

ایک نکتہ ہم نے سیکھا ہے یہان آ کے شہید — ہو زبان قاصر نگارا دیکھیے یہان اے شہید
کہہ رہا تھا ہوش کل اک راز دان آ کے شہید — گر قناعت ہو تو اسباب جہان اے شہید
ہم جو کچھہ درکار رکھتے ہین نہین درکار ہے

١١٩ مخمس ٥

کیا چمن کی سیر مین مصروف ای دلدار ہے — جان بلب یان نرگس بیمار کا بیمار ہے
روتے ہین دشمن بھی ایسا اسکا حال زار ہے — آنکھہ چھت سے لگ گئی ہے زندگی دشوار ہے
جلد آ کر دیکھہ لے یہ آخری دیدار ہے

ڈالتے ہین یہ گلے مین لا کے گنڈا کسلیے — آسمان سے آ رہے ہین آج عیسی کس لیے
گرد میرے آ کے بیٹھے ہین اطبا کس لیے — ہو رہی ہے اس قدر فکر مداوا کسلیے
وہ بھی بچتا ہے کہین الفت کا جو بیمار ہے

تم نہ پوچھو تو بھلا اے مہربان جائین کہان — داغ الفت لیکے اب ہم ناتوان جائین کہان
خستہ جان بیکس و بیخان و مان جائین کہان — در تمہارا چھوڑ کر جائین کہان جائین کہان
ہین گرفتار محبت رحم یان درکار ہے

ان بتان سنگدل کو رحم کچھہ آتا نہین — جان دیتے ہین ہزارون پر انہین پروا نہین
مہر و الفت ان مین تھوڑی بھی خداوندا نہین — ظلم تو ایسا کسی نے آج تک دیکھا نہین
کیسے ہین یہ لوگ یارب کیسا یہ دربار ہے

ہوش سب مین ہو گیا رسوا تمہارے واسطے — سہہ رہا ہے آفتین کیا کیا تمہارے واسطے

سب لٹایا مال و زر اپنا تمہارے واسطے
جان کی بھی کچھ نہ کی پروا تمہارے واسطے

لیکن اوسکی قدر تمکو کب مرے دلدار ہے

مسدس در افسانۂ احمق

١٢٠ ١٧

تھا ایک احمق تکا افسانہ ہے یہ
جیسے لوگ کہتے تھے دیوانہ ہے یہ
کسیکی زبان پر تھا ستانہ ہے یہ
کوئی کہتا انسان اصلا نہ ہے یہ
نہ عالم نہ فاضل نہ فرزانہ ہے یہ
ہر اک بات سے آہ بیگانہ ہے یہ

مگر وہ یہ کہتا تھا ہم بھی ہین نادر
کیا حق نے ہر علم و فن مین ہے ماہر
جہان پر کمالات اپنے ہین ظاہر
ہماری ہے اک خلق مداح و ذاکر
خردمند جالنوز مانے مین ہم ہین
فلاطون مالوز مانے مین ہم ہین

غرض ایک دن وہ چلا ساس کے گھر
یہہ چلنا تھا جیسے چلے کوئی بندر
کبھی تن کے چلتا تھا مونچھون کو ملکر
کبھی جاتا تھا ہاتھ رکھکر کمر پر
اکڑتا تھا اپنے مین ایسا کبھو وہ
کہ بن جاتا کتے کی دم ہو بہو وہ

کمر کو کبھی اپنی لچکاتا جاتا
کبھی مسکرا کر بھوون کو چڑھاتا
کبھی ناز سے بازوون کو ہلاتا
خوشی سے نہ اپنے مین وہ تھا سماتا
اگر چلتا چلتا ٹھہرتا کہین وہ
تو چلا کے پڑھتا غزل یہ وہین وہ

غزل

مین وہ شیر ہون جبکہ گیدڑ کو پاؤن
مین رستم ہون ایسا اگر جی مین آئے
بھلا سامنے اپنے مچھر تو آئے
کرون پاپڑون کو مین لاٹھی سے ٹکڑے
ہے کیا چیز مور ضعیف اپنے آگے
جو لڑنے کو خم ٹھونک کر مین کھڑا ہون
مین وہ غصہ رکھتا ہون مکھی جو بیٹھے
کوئی پہلوان ہوگا مجھ سا جہان مین
ابھی ناچے لکڑے کے بل دیکھو نگوڑی
وہ اس دھن مین پھرنے لگا گھر کے اطراف
جو بھوکا ہوا اپنا بھولا وہ سب لاف

بہت تیر چھپ چھپ کے اوپر لگاؤن
بتاسے کا پتھر سے کونا اڑاؤن
کہ دس دن مین گلگل کے چورا بناؤن
درست طاقت جو اپنی دکھاؤن
مرے دس نہ لاؤن سے وہ تو جلاؤن
تو پسو کو دن بھر مین لڑ کر بھگاؤن
چھچھری ناک پر اپنی جھٹ پٹ بٹھاؤن
کہ خشخاش کا دانہ سر تک اٹھاؤن
تنک پر مین اپنی کسی کو جو پاؤن
مگر بھبھک کو سون نکل آگیا صاف
کبھی پیٹ ملنے لگا اور کبھی ناف

کہا دل مین یہان کوئی اپنا نہین ہے
اگر بھیک مانگین ڈر اصلا نہین ہے

مگر تھا مقدر وہ الو کا پٹھا
نظر ہر طرف کرکے اسطرح بولا
گیا ایک در پر اچھلتا اچکتا
الٰہی یہہ نادر تماشا ہے کیسا

منوہر ہے گھر کی ہمارے یہہ گھر تو
یہ شہر اپنے ہی شہر سا ہے جو دیکھو

وہ سائل ہوا اونکہ اس بیوطن کو
دی آواز باندی نے سائین جی ٹھہرو
جو حاضر ہوا اللہ کے نام پر دو
ابھی کھانا لاتی ہون دم تو ذرا لو

غرض لائی باندی جو کچھ روٹی سالن
وہین بیٹھا کھانے کو لیکر وہ برتن

نظر کرکے باندی پہ ششدر رہا وہ
حماقت مین حیوان مطلق جو تھا وہ
بڑے سوچ مین فکر مین پڑ گیا وہ
بہت غور کرکے یہ کہنے لگا وہ

جو باندی ہے یان اپنی باندی ہی سی ہے
تماشے سے ایسے تو حیرت ہوئی ہے

جو باندی نے دیکھی میان کی یہ حالت
لگاتے ہین ہنستے پہ ہنستے وہ حضرت
کہ بے تاب ہین بھوک سے بے نہایت
کہ سکا نہ اندیشہ ہے کچھ نہ غیرت

خبر دی یہ فی الفور بی بی کو جا کر
میان بیٹھے ہین دیکھ لو چلکے در پر

اوسے دیکھ کر بولی بی بی کہ مجنون
اوڑا کر ترے تکے چیلون کو بانٹون
تجھے مسخرہ یا مین دیوانہ سمجھون
یہ کیا ہے حماقت ارے تجھکو کھاؤن

مین بی بی ہون تیری یہ باندی یہ گھر ہے
نہین جانتا تو موے بے خبر ہے

گیا گھر مین القصہ شرمندہ ہوکر
جو نیند آئی رہ مین گیا اک کوئین پر
ٹھہر کر ذرا پھر چلا ساس کے گھر
وہان سو یا رکھ کر کنارے پہ وہ سر

جو اک ٹوپی اطلس کی تھی سر پہ اسکے
گری باؤلی مین وہ اوڑ کر ہوا سے

اوٹھا سو کے جب بیوقوفون کا وہ شاہ
برہنہ سری سے نہ تھا اپنی آگاہ
خوشی سے چلا ننگے سر کاٹتا راہ
گیا ساس کے گھر مین گھس کر جو ناگاہ

اوسے دیکھکر ساس نے دل مین ٹھانی
یہ ہے میری بیٹی کے غم کی نشانی

لگے سب کے سب رونے آبیٹھین ملکر
پٹکتا تھا سر اپنا کوئی زمین پر

کوئی مارتا اپنے سینہ پہ پتھر
غرض تھا بپا واں عجب شور محشر
یہ تھی درد سے آہ و زاری کسی کی
کلیجہ نکلتا ہے تھا مو تو کوئی

کوئی کہہ رہا تھا اری لاڈلی ہائے
وہ کس طرح صورت نظر آئیگی ہائے
تو گیا ایک دو دن میں چٹ پٹ ہوئی ہائے
غضب ہے کہ تو خاک میں سو گئی ہائے
ادھر گھر میں ماتم یہی ہو رہا تھا
ادھر سب کا منہہ تاکتا یہ کھڑا تھا

غرض رو کے اوس سے یہ پوچھا کسی نے
کہا جو ہیں چھوٹے بڑے گھر میں میرے
کہ گھر میں ہوا ماجرا کیا ہے کیسے
ہیں اسوقت تک سب کے سب خیریت سے
نہایت ہی جلدی سے نکلا ہوں دیکھو
مع الخیر میں چھوڑ آیا ہوں سبکو

وہ بولے ہو سر ننگے پھر کس لئے تم
رکھا ہاتھ سر پر تو ٹوپی تھی واں گم
یہ سنکر ہوا دنگ الو کی وہ دم
لگا سے کہنے کرکے نہایت تبسم
کہیں راستے میں نگوڑی پڑی ہے
کہوں کیا میں بی بی کو فکر اب بڑی ہے

اب اے ہوش احمق کا مذکور کب تک
جہاں کو ہنسانا ہے منظور کب تک
اگر رہ گئے یہ افسانہ مشہور کب تک
نتیجہ رہے اسکا مستور کب تک
کہو سب سے نادان کو جانو بلا ہے
حذر جسکے سایہ سے کرنا بھلا ہے

قطعات و رباعیات

	عیدی ہای ہندی	
۱۲۱	عید رمضان	۳

آج عید الفطر ہے رونق فزا
بادشاہ ہفت کشور آپ ہوں
جلوہ گر ہے آج عید الفطر خوش ہیں خاص و عام
وقت ہے نیک فال ہے یہی میری دعا
گیا حسن و خوبی سے ماہ صیام
ہمیشہ رہو خرم و کامیاب

ہو مبارک آپ کو اے باسخا
روز و شب ہے اب یہی میری دعا
منقضی با خیر و خوبی ہو گیا ماہ صیام
فضل حق سے آپ ہیں سلطان ہند و روم و شام
ہوئے عید آنے سے خوش خاص و عام
یہی ہوش کی ہے دعا صبح و شام

۱۲۲	عید قربان	۴

عید قربان ہے آج جلوہ فزا
علم و دولت سے کامیاب رہو
ہوئی عید قربان عیاں تو مبارک
ہو تم عمر سے بہرہ ور ہم ہوں تم سے
عید قربان ہے سب کو شوق سے قربان کرو
بارگاہ کبریا میں ہے یہی میری دعا
عید قربان آئی شکر کردگار
ماہ نو ہے کب فلک پر جلوہ گر

ہو مبارک تمہیں بفضل خدا
ہوش استاد کی یہی ہے دعا
ہر دو جہاں سب تمہیں ہو مبارک
وہ تم کو مبارک یہ ہم کو مبارک
خیر خواہوں پر نظر الطاف کی دائم رکھو
تم ہمیشہ باغ دنیا میں خوش و خرم رہو
ہو مبارک آپ کو اے باوقار
آپ کی ہے یہ تو تیغ آبدار

١٢٣ | عید شعبان | ٩

آئی شب برات منور جہان ہوا
لاؤ نکو آپکے لیے مہتاب کی
عید شعبان کی ہوئی جلوہ فزائی دیکھو
منہ سے گلریز کے تو پھول جھڑا جاتے ہین
عید شعبان آئی ہے گوہر فشان ہے پھلجھڑی
ہے تماشے کیلئے مہتاب مہ کوکب انار
عید شعبان آئی ختم زمرہ احباب ہے
کب ہے شب کو آسمان پر ماہ تابان جلوہ گر
عید شعبان جو خوشی ساتھ ہی لیکر نکلی
دشمنون کو ہمہ تن آگ لگانے کیلیے
عید شعبان آئی ہر دوستان خیرخواہ
آسمان کب ہے تماشاگاہ مخلوقات ہے
عید شعبان جو آج آئی ہے
ہے کسی جا تو درفشان گلریز
عید شعبان آئی ہے ہشیار ہو
تمکو ہستن دے رہی ہے یہ ہما
آئی شب برات خوشی کا مقام ہے
یکتائے عصر علم مین تمکو خدا کرے

وہ پھلجھڑی چھٹی کہ چمن ہر مکان ہوا
گردون پہ چوبدار ہوائی روان ہوا
شادیانے وہ بجاتی ہوئی آئی دیکھو
ہاتھ خوش ہوکے ہلاتی ہے ہوائی دیکھو
دوستونکی مداح خوانی کو زبان ہے پھلجھڑی
آسمان ہے تارہ مشعل کہکشان ہے پھلجھڑی
پھلجھڑی سے جلوہ گر سلک دُرِ نایاب ہے
اے سپہر فضل یہ تو آپکی مہتاب ہے
گھر سے ہنستی ہوئی گلریز بھی باہر نکلی
ڈھونڈتی ڈھونڈتی اے ہوش چھچھوندر نکلی
کیا ہوائی چھچھاتی ہے خوشی سے واہ واہ
پھلجھڑی ہے کہکشان تو پھول اسکے مہر و ماہ
خلق نے اک خوشی مچائی ہے
چھچھائی کہین ہوائی ہے
اک نظر اب جانب گلزار ہو
نخل سے دولت کے برخوردار ہو
لو تم پہ فضل حضرت باری مدام ہے
اب التجائے ہوش یہی صبح و شام ہے

١٢٦	عیدی های فارسی	
١٢٦	عید رمضان	١٥

عید رمضان بر تو مبارک باشد   شاهی جهان بر تو مبارک باشد
من از تو توان عمر تمتع گیری   این بر من و آن بر تو مبارک باشد
عید رمضان ست دهان شیرین است   از شیر و شکر کام و زبان شیرین است
از بسکه بمدح تو سخن میگویند   زان رو دهن اهل جهان شیرین است
عید رمضان آمد باشی دلشاد   گر هست همین ست دعای استاد
هر جا که نشینی و بهر جا که روی   دادار بهر حال نگهبان تو باد
عید رمضان آمده هنگام سرورست   بر روی جهان بین چه تجلا و چه نورست
از بهر ترقی کمالات حیاتت   این وقت قبول ست دعا نیز ضرورست
عید رمضان آمده خورسند جهان است   ممنون تو مداح تو هر پیر و جوان است
هستیم دعاگوی درازی حیاتت   گر ورد زبانست همین ورد زبانست
عید رمضان ست دعا باید کرد   از بهر تو هر صبح و مسا باید کرد
تا عمر و کمال تو ترقی یابد   سجدات بدرگاه خدا باید کرد
عید رمضان ست دولت باشد شاد   هم خانهٔ تو باد ز نعمت آباد
در مدح و دعای تو زبان مصروفست   امروز بآن شیر و شکر باید داد
رمضان رفت و عید آمده است   وه چه وقت سعید آمده است
در حق تو پی دعا بر من   حکم از دل شدید آمده است
بخیر شد رمضان رسید عید سعید   بشب فدای تو مه شد بروز شد خورشید

گذر بکن بجهان سوی آسمان بنگر
بازعید الفطر در کون مکان رونق فزاست
بخت تو بیدار آمد شاد باش وشاد باش
مبارک بر تو عید الفطر ای بحر سخا باشد
بهر حال وبهر جای وبهر کار وبهر ساعت
بیا دامن کشان ای جان استاد
چو نام نامیت یاور علی هست
ماه صیام رفت ورسیدست عید باز
یاور علی ترا و نگهبان خدا بود
باز عید الفطر شد فرحت ده هر خاص عام
هست هنگام سعید ومبکنم از دل دعا
همچو عید الفطر ای بحر سخا
ده چه خوش نامست وقت گفتنش

بینی ادای سلامت چه سان هلال خمید
بهر طول عمر تو در سجده مخلوق خداست
شد ترا یاور علی کو جانشین مصطفی است
بحق مصطفی باشد بفضل مرتضی باشد
ترا یاور علی باشد نبی باشد خدا باشد
که عید الفطر آمد شاد شو شاد
ترا یاور علی شاه نجف باد
عالم خوش هست شکر خداوند کار سبکی
هست این دعای هوش بدرگاه بی نیاز
هم شده با خیر وخوبی منقضی ماه صیام
یاور یاور علی حضرت علی باشد مدام
یافت شهرت نام نیکت جا بجا
میشود یاور وصی مصطفی

۱۲۵	عید قربان	۱۲

عید قربان بجهان جلوه فزا شد خوش باش
شادی عیش جهان جمله نبامست داوند
خوش آمده باز عید قربان بجهان
تو جان جهان آمده زان خواهم
عید قربان بجهان بار دگر کرد ظهور
خواهم از حضرت باری که تو علامه شوی

چرخ گردون همه تن بر تو فدا شد خوش باش
شامل حال تو الطاف خدا شد خوش باش
جانهای جهان باد لفرقت قربان
تا هست جهان باش به امن سبحان
جا بجا خلق خدا بیند نهایت مسرور
عمرت افزون بود و خانه زنست معمور

عید قربان رسید و دل شد شاد — عیش عالم ترا مبارک باد
بر تو قربان شدن فلک خواهد — منتظر هست تا شود ارشاد
عید قربان ترا مبارک باد — هم خلق خدا مبارک باد
پادشاهی هفت ملک جهان — بر تو ای پاشا مبارک باد
چه خوش شد عید قربان جلوه افزا — باید کرد شکر حق تعالی
تو باشی زنده تا لوح و قلم هست — شوی در علم و فضل و کمال یکتا
عید قربان رسیده است ای هوشمند — دل اعدا کباب باید کرد
هست خورسند زمرهٔ احباب — شکر حق بیحساب باید کرد
عید قربانست بر تو حاسدت قربان شود — بر سرت صبح و مسا گردون بلاگردان شود
حامی یاور علی شاه نجف باشد ترا — شامل حال تو لطف ایزد سبحان شود
چه خوش عید قربان شده جلوه‌گر — گذر کن بهر جا بتجمل نگر
بکن زندگانی به آسودگی — خدا هست یاور علی راهبر
چو آمد عید قربان دل شده شاد — مبارک باشدت ای جان استاد
بهر حال و بهر کار و بهر جا — ترا یاور علی مشکل‌گشا باد
عید قربان جلوه افزا شد بیا — تا کنم جان جهان بر تو فدا
رحمت حق بر سرت باشد نثار — هم بود یاور علی شیر خدا
عید قربان خوش آمد امسال — دوست خوش دشمنت شود پامال
یار و یاور علی ترا باشد — بهمه حال ای خجسته خصال

۱۲۶	مدحیه مع دعا و مدعا	۴۲

تسخیر ملک گردم شمشیر میکنند — دلهای خلق خلق تو تسخیر میکنند

در حضرت تو ماه سیاهه نویس هست
ای دل برای دولت وزیر میدوی مدو
ممدوح گشت قیصر سان جهانیان
از دیاد دولتت بی بیم باد
روز ماه و ماه و سال و سال قرن
الله الله رتبه والای تو
پیش عظمت کی نماسون دم زند
بملک فیض مخفی شهریاری
به عقل عدل و فضل و بذل و اخلاق
بارک الله خوش آمد نام والا جناب
جان خود را به تو یا بر خاک تو قربان کنم
بد آنکس ترا گرد اید دگرا سے
جهانی بگشتم ندیدم نظیرت
یکتای عصر ذات ترا کرد ذوالجلال
از بسکه جمله خلق ز خلق خوشت خوشند
تا جهان ست بنده پرور باش
بسکه مشکلکشا و دادگری
کسی چون تو محسن کجا دیده باشد
بباید که او در پناه تو آید
بخت و دولت ترا همایون باد
درحقت این دعا کنم دائم

خورشید روزنامچه تحریر میکند
در سایه هما تو اگر میروی مرو
غمگین ز بی زری تو چرا میشوی مشو
گر بگیری سنگریزه سیم باد
عمرت افزون حسب این نقشیم باد
آسمان خم شد که بوسد پای تو
آفرین هر کس کند برای تو
تو کی در مفلسی کس را گذاری
تکلف بر طرف ثانی نداری
هم همایونست ذات لطف فرمای جناب
علم گرد و چه ایست در امر چنین ای جناب
فلاطون چو بودی منودی غلامی
بفضل و خردمندی و نیکنامی
در عدل و بذل و فضل و خردمندی و کمال
قربان کنند بر تو دل و جسم و جان و مال
صاحب اقبال و نیک اختر باش
در پناه علی و داور باش
اگر دیده باشد ترا دیده باشد
هر آنکس که جوهر سما دیده باشد
پایگاهت فزون ز گردون باد
خانه آباد و نعمت افزون باد

هفت کشور زیر فرمانت شود　　هر بشر مرهون احسانت شود
کشمکش دارند جان و دل بهم　　هر یکی خواهد که قربانت شود
ای ترا من بنده ام تا زنده ام　　هر کجا باشم دعاگو بنده ام
بر تو یا بر خلق تو قربان کنم　　جان که یک دارم ز دو شرمنده ام
بر تو قربان دل کنم یا جان کنم　　هر چه ارشاد تو باشد آن کنم
در مصیبت دستگیرم بوده　　کی ادای شکر این احسان کنم
آفرینها میکنند اهل جهان بر رای تو　　گو فلاطون تا دهد بوسه به دست و پای تو
پیش تو احوال خود گفتن ندارد احتیاج　　حال کس مخفی نباشد بر دل دانای تو
تا من آید بخلایق در تو　　داور خلق بود یاور تو
زر چه باشد که من آرم به نثار　　دل و جان باد فدا بر سر تو
در بارگاه حق که سحر التجا کنم　　بهر مزید دولت و عمرت دعا کنم
شرمنده کرده است مرا مفلسی من　　دارم نه زر بدست که بر تو فدا کنم
خوشا بوقت رسیدی بیا بیا ای هوش　　کنم ز حق ممدوح خود دعا ای هوش
مزید دولت و اقبال و عمر او خواهیم　　که هست سایه لطفش پناه ما ای هوش
خاطر تو دایما مسرور باد　　خانه از نعمت ترا معمور باد
نام نیکت ای خداوند جهان　　از زمین تا آسمان مشهور باد
نظیر تو نبود در شرافت و توقیر　　به عدل و بذل و کمال و فراست و تدبیر
خدا کند که ترا شاهی جهان بخشند　　افضل شاه نجف ای امیر ابن امیر
از فیض تو دریا به خروش آمده است　　گردون همه تن حلقه بگوش آمده است
پیش تو دم عقل فلاطون چه زند　　آنی که ثنا خوان تو هوش آمده است
فیضی چنین که دیده کی آخر شنیده است　　گر تو گدا به رتبه شاهی رسیده است

آنکس که وصف حاتم طائی همی کند — معذور دارمش که ترا او ندیده است
بحمد الله که سرداری شفیق و قدردان دارم — بخلق و عدل و فضل و بذل یکتای جهان دارم
بزیر سایهٔ لطفش پناه آورده ام ای هوش — چه غم از گردش دوران و جور آسمان دارم
خسروا بر حال زارم رحم کن — دیگری جز تو ندارم رحم کن
چرخ گردون سخت عاجز کرده است — خسته جانم دل فگارم رحم کن
بگو ترا برم آخر کجا کجا ای هوش — شکسته حال تو گویم کرا کرا ای هوش
درین زمانه دل جمله خلق سنگ شدست — کدام رحم کند بر تو جز خدا ای هوش
فکر معاش آه تبه کرد حال ما — گرید جهان ز دیدن رنج و ملال ما
غمخوار بیکسان تو گویند دین عجیب — این است حال ما و نداری خیال ما
ای که در فهم و فراست تو به از لقمانی — غیر اظهار همه حال جهان میدانی
هوش در خدمت عالی بصد امید رسید — زانکه در فیض رسانی تو نداری ثانی
از لطف یک نگاه برین بینوا بکن — این گر نمی کنی سرم از تن جدا بکن
جانم بلب رسید و بلب نان نمی رسد — خونم بریز و از غم روزی رها بکن
دلم داند که من خوردم پی روزی چه غم بیهم — خدا داند چه آفتها که اکنون میکشم هردم
مرا الطاف اخلاقت به عالم زنده می دارد — وگرنه از تهی دستم یقین میدان که میمردم
شها در تو کجا و من غریب کجا — رسم به پیش قدم آن مرا نصیب کجا
بکن ز لطف نظر بر شکسته حالی من — وگرنه میرود این درد از طبیب کجا
مو بمو مرهون احسان توام — هر کجا باشم ثناخوان توام
هیچ پروای نمی دارم ز کس — زانکه مشهور از غلامان توام
تا جهان است در جهان باشی — لطف فرمای بیکسان باشی
میکند هوش این دعا دایم — شاد باشی و کامران باشی

سرور صاحب کرم آمد جهان را مژده باد — کم سنان را تهنیت پیر و جوان را مژده باد
قدردان بنده پرور حاکم دوران شده — تهنیت اهل هنر را بیکسان را مژده باد
مدح تو یا دعای تو ورد زبان کنم — ست ها بگو که هر چه تو گوئی همان کنم
بر حال من اگر ز تلطف کنی نظر — پروا کجا ز اهل جهان و زمان کنم
غیر از تو بکس هوش سر و کار ندارد — جز ذات تو غمخوار و مددگار ندارد
خاک کف پای تو بهای دل او هست — میخواهی اگر گنیسه که انکار ندارد
گدایانه بپشت صدا میکنم — تو خوش باش دایم دعا میکنم
چه فکر است گر زر ندارم بدست — بفرقت دل و جان فدا میکنم
ای مظهر کمال بفضل خدا ترا — مشکل کشا و حافظ و یاور علی بود
هر جا و هر زمان و بهر کار و بار تو — پشت و پناه و ضامن و رهبر علی بود
بسکه عهد تو عهد انصافست — ظلم کردن کسی نمیداند
هر دو را که خشک لب یابد — باده شیر شیر نوشاند
بد آدم رسد که هستی حاکم وقت — خلاصم ده ز دست چرخ بدمست
به پشت ظلم این ظالم چه گویم — ز نان و پارچه محتاج کرد ست
از جهان ست کشور آرائی — دل مخلوق از تو آمد شاد
ملک آباد می کنند آنها — تو کنی خانه چند آباد
گر تو بخشی عین لطف است ورنه بخشی جبر نیست — بنده هستم در همه حالت دعاگوی توام
زنده باشم تا درین دار فنا از حکم حق — من ثنا خوان توام هر دم رضاجوی توام
درین دنیا نظیرت صاحب فیض — ندیده دیده نشنیده گوشی
کند کی ابر چون تو در فشانی — چه آرد با تو تاب این خرقه پوشی

۱۲۷ در مذمت عیب جوئی وخودپسندی وفتنه انگیزی ۵

این دهر پر از کبر و عداوت میدان — اخفای کمال عین حکمت میدان
امید ثنا ز اهل دنیا تو مدار — گر عیب نجویند غنیمت میدان
دانی که چه مخلوق خدا میجوید — هر چیز که خوبست و صفا می جوید
ای هوش ز عقل عیب جو چه رام — این عربده جو عیب چرا میجوید
بی کمالی مدعی بینید — عیب جوید هنر نمی جوید
چیست خفش که خود نادانست — سنگ جوید گهر نمی جوید
مشکنی ظاهر تو عیب دیگران — هم بذات خویش گوئی عیب نیست
غور کن راه غلط پیموده — خود بفرما عیب جوئی عیب نیست
یابی چو درین نامه خطا عیب مکن — بی عیب بود ذات خدا عیب مکن
از جانب حق دان تو همه خوب و خراب — میداری اگر عقل رسا عیب مکن
ای زراه لطافت بین این نامه را انصاف کن — روز و شب خون جگر خوردم چرا انصاف کن
من بهیت زحمت کشیدم عیب جوئی تو کنی — این چه انصاف است ای مرد خدا انصاف کن
ای هوش بیا سوی بشر کن تو گذر — گو هست چسان در پی ایصال ضرر
کارش که همه شر و فساد آمده است — نامش بهمین وجه نهادند بشر
دل بند بحق هوش ز دنیا بگذر — کز دهر نیابی تو بجز رنج دگر
با خلق اگر سابقه میداری — هشیار که آماده به شر هست بشر

۱۲۸ در مذمت ظلم و بی اتفاقی ۸

نشان از مهر و وفا نیست در زمانه ما — بنال ای دل نالان که جای فریاد است

دل جهان که کنون سخت شد بسان حجر … کنیم نرم علاجی چنین کجا یاداست
کنند عیش به آرام منعمان بمکان … کجا ز لطف نگاهی به خسته جان بکنند
غرور جاه به ایشان اجازتی ندهد … که التفات بحال شکستگان بکنند
مباش از انقلاب دهر غافل … بکن احسان چو داری اقتداری
رسد پیک اجل چون بر سر وقت … ز دستت بر نیاید هیچ کاری
درین جهان چو بدولت رسی و عیش کنی … بیاد آر دل خسته و پریشان را
مراد بیکس و محتاج ای عزیز بر آر … بدار پیش نظر انقلاب دوران را
ز انقلاب زمانه گرنه آگاه … بیاد آر که شاهنشهان کجا رفتند
چه برده اند ز دولت بخود بجز حسرت … همه گذاشته آخر سوی فنا رفتند
فکر مآل کن تو چه بستی بفکر مال … نیکی بکن برو غم دنیا چه می‌خوری
عمر عزیز تو همه بر باد میرود … غمخوار خود بشو غم دنیا چه میخوری
گر رسانی بمرادم گاهی … آخر ای چرخ ستمگر چه شود
زان ضرر جسم تنومند ترا … ای جفاجوی بد اختر چه شود
خسروا پیش نظر داری اگر تصویر من … رحم آید هر زمان بر حالت دلگیر من
عاجزم بر آستانت التجا آورده ام … گر خبر گیرم نباشی وای بر تقدیر من

۱۲۹	در بیان عدم قدردانی و بیمهری	۱۰

دانی که چرا اشک فشان ست قلم … وز بهر چه سرگرم فغان ست قلم
تحریر بسی کرد و بجز رنج نیافت … دل چاک و سراسیمه از آن ست قلم
از بهر کمال جان خود را تو مسوز … باز آی ازین زحمت و رنج هر روز
خواهی که عزیز جمله عالم باشی … ای دل تو بهر طور خوشامد آموز

بی‌اعتبار و شوخ و لسانست
کم سخن را کسی نمی‌پرسد
این همه رنج بی خلق کشیدی ای هوش
صبر کن تا به نوا بی برسی عقبی
عبرت توان گرفت چه این دور آخریست
اهل هنر ذلیل و عزیز ست بی کمال
کس نمی‌پرسد هنر را قدردانان را چه شد
هوشش سرگردان بر حالش کسی غمخوار نیست
ای هوش درین رنج و ملالت کس نیست
تو خاک چو اکسیر شدی در ره علم
کس نه پرسد کمال را ای هوش
دفتر علم و فضل باید سوخت
لیکن ظاهر کمال خود نتوا ای هوش
زخود بینان مدار امید مدحی
سخت بفکر آمدی از هوش حیف
رحم بر حالش نیاید در دلت

در خلایق عنبر چون جانست
گرچه او بی نظیر دوران ست
قدردانی زجهان هیچ ندیدی ای هوش
غم مخور گر بمرادی نرسیدی ای هوش
خوار ست هر شریف نه پرسد کسی که کیست
افسوس بر زمانه که مردم شناس نیست
حق پسندان و هنرمندان دوران را چه شد
آه هشیاران کجا رفتند ایشان را چه شد
افسوس که غمخوار بحالت کس نیست
ای وای که پرسان کمالت کس نیست
دم مزن وقت نکته رانی نیست
کز درین عصر قدردانی نیست
زمانه دشمن اهل کمال ست
اگر داری محالست و خیال ست
قدر دانا قدردانی این بود
مهربانا مهربانی این بود

۱۳۰	در صبر و قناعت	۲

گر مرادت بر نیامد هیچ در دل غم مخور
می نماند دور دوران دایماً تاریک روشن
شود دی ند بهر رنج کشی بهر معیشت

رفته رفته میشود مقصود حاصل غم مخور
عاقبت اندیش باش ای مرد عاقل غم مخور
تا زیست بود بغم و بفکر توان زیست

U1818

گر صبر کنی ور نکنی ای دل بے صبر		رزاق بہر حال رسانندۂ روزیست

خاتمۂ کتاب

شکر محبوب یکتا و سپاس شاہد بے ہمتا کہ دیوان ہوش تاریخ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین تصنیف ہوکر اختتام کو پہونچا دل یک لخت فکر مضمون تراشی سے فارغ ہوا۔ اس مین کہ سراسر جوش عشق بازی ہے عارفون کو حقیقی ظاہر بینون کو مجازی ہے۔ الحق حسینون سے روگردانی زیبا نہین اصلا جائز نہین ہرگز روا نہین صاحبو انہین مین وہ جان جہان چھپا ہے دیکھو تو در پردہ کس ادا سے جلوہ دکھا رہا ہے کہ یہہ رمز وہی پاتا ہے جسکے پیش نظر سے دوئی کا پردہ اوٹھ جاتا ہے **نظم** عشق مین جب ہوگیا انسان فنا ✤ ایک دیکھا ایک جانا اک کہا ✤ یعلم اللہ مذہب عشاق مین احولی ہے ایک کو دو دیکھنا **قطعہ** ہر اک حسین کا ہوش نظارہ کرو چلو ✤ نور قدم ہین کے یہ آیا لباس ہے ✤ موج و حباب و قطرہ جدا کب ہین بحر سے ✤ کس سے کہدون یہہ راز کہ انکا حق شناس ہے۔

خاتمۃ الطبع

المنۃ للہ کہ اندنون نسخۂ نایاب لاجواب سرمایہ ذوق و شوق خاص و عام دیوان ہوش نام طبعزاد حضرت مولانا مولوی مرزا عبد اللہ بیگ صاحب قبلہ **ہوش** باہتمام جناب سید احمد صاحب مہتمم و مالک مطبع نیاز دکن واقع بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن بتاریخ ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری چھپ کر مقبول خاص و عام ہوا۔

تمت

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce. O.